عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۱، شمارہ نمبر ۳۶

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی کا دورۂ بنگلہ دیش

بنیاد پرستی کیا ہے؟

بنیاد پرست کا خطاب باعثِ فخر

یا کہ

باعثِ شرمندگی

عورت کیلئے "حجاب" اور "پردہ" کیوں ضروری ہے؟

یہ اس وقت تک سمجھ میں نہیں آسکتا جب تک عورت کی تخلیق کا بنیادی مقصد معلوم نہ ہو۔

آزادیٔ نسواں کے موضوع پر

مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی کی

چشم کشا تحریر

بابری مسجد

کی شہادت میں ۱۴ قادیانی کارسیوکوں نے حصہ لیا

وہ اعلانیہ رام علیہ السلام کے نعرے لگاتے رہے۔

مفتی عنایت احمد کاکوریؒ

جنہوں نے سرکاری منصب کو ٹھکرا کر تحریک آزادی میں حصہ لیا۔

مرسلہ: محمد صلاح الدین

پیدائش :- مفتی عنایت احمد صاحب ۹ر شوال ۱۲۲۸ھ کو بمقام دیوہ پیدا ہوئے۔

تحصیل علم :- ابتدائی تعلیم کاکوری میں حاصل کی جب ۱۳ر سال کی عمر ہو گئی تو تحصیل علم کی غرض سے رام پور گئے وہاں مولوی سید محمد میاں صاحب سے صرف و نحو مولوی حیدر علی صاحب ٹونکی اور مولوی نور الاسلام صاحب سے دوسری درسی کتابیں پڑھیں۔ رام پور میں درسی کتابیں ختم کر کے دہلی پہنچے وہاں شاہ محمد اسحٰق صاحب محدث دہلویؒ سے کتب حدیث سبقاً سبقاً پڑھیں اور سند حاصل کی۔ دہلی سے علی گڑھ آئے جہاں مولانا بزرگ علی مارہروی شاگرد شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی و شاہ رفیع الدین صاحب دہلویؒ جامع مسجد کے مدرسہ میں دینی خدمات انجام دے رہے تھے یہ مدرسہ عہد محمد شاہی میں بانی مسجد نواب ثابت خاں نے قائم کیا تھا۔ علی گڑھ میں مفتی محمد عنایت احمد صاحب نے تمام منقولی و معقولی کتابیں مولانا بزرگ علی سے پڑھیں۔ اور فارغ التحصیل ہوئے، بعد فراغت اسی مدرسہ میں مدرس مقرر ہو گئے کیونکہ ۱۲۴۱ھ میں مولانا بزرگ علی صاحب کا انتقال ہو گیا۔

ملازمت :- ایک سال تک مدرسہ میں مدرس رہے اس کے بعد مفتی و منصف کے عہدہ پر علی گڑھ میں ہی تقرر ہو گیا۔ اسی زمانہ میں مولوی لطف اللہ صاحب علی گڑھی کے تلمذ کا سلسلہ شروع ہوا جو کہ مفتی صاحب کے نامور شاگرد نکلے ہیں۔ مولانا سید حسین صاحب بخاری نے بھی اسی زمانہ میں پڑھا ہے۔

اجلاس میں سبق :- مولوی سید شاہ حسین بخاری فرمایا کرتے تھے کہ مفتی صاحب مجھ کو ہدایہ اجلاس میں پڑھایا کرتے تھے جیسے ہی کسی مقدمہ سے فرصت ملتی۔ اشارہ ہوتا میں پڑھنا شروع کر دیتا پھر کوئی سرکاری کام آ جاتا تو اس میں مصروف ہو جاتے۔ اس دوگونہ مشغولیت کے باوجود مسائل اس طرح ذہن نشین کرا دیئے گئے کہ کبھی فراموش نہ ہوئے آپ طلباء سے خاص تعلق رکھتے تھے مولوی لطف اللہ صاحب کی تعلیم کے زمانہ میں ہی مفتی صاحب کا تبادلہ علی گڑھ سے بریلی ہو گیا تھا مولوی لطف اللہ صاحب بریلی ساتھ گئے وہاں جملہ کتب درسیہ ختم کیں صبح کی نماز کے بعد مفتی عنایت احمد صاحب تلاوت فرماتے تھے مولوی لطف اللہ صاحب خدمت میں حاضر رہتے تھے دوران تلاوت میں اگر کوئی مشکل صیغہ آتا تو مفتی صاحب ان کی طرف دیکھتے یہ حل کرتے حل نہ کر سکتے تو بعد تلاوت خود حل کر کے بتاتے مفتی عنایت صاحب نے بعد فراغ مولوی لطف اللہ صاحب کو اپنے ہی اجلاس کا سررشتہ دار مقرر کر لیا۔

قیام بریلی :- بریلی کے قیام میں مفتی عنایت احمد صاحب صدر امین ہوئے درس و تدریس کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ بریلی کے تلامذہ میں قاضی عبدالجلیل صاحب قاضی شہر، مولوی فدا حسین منصف اور نواب عبدالعزیز خاں مشہور لوگ گزرے آخر الذکر حافظ الملک نواب رحمت خاں کے پوتے تھے درس و تدریس کے ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری تھا۔

اسی زمانہ میں بریلی میں مفتی عنایت احمد صاحب کے ہم وطن مولوی رضی الدین ابن علیم الدین (المتوفی ۱۲۷۴ھ) صدر الصدور تھے ۱۲۷۳ھ میں آگرہ کے صدر اعلیٰ مقرر ہوئے ابھی بریلی سے روانگی عمل میں نہیں آئی تھی کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ شروع ہوئی مفتی صاحب آگرہ نہ جا سکے۔

نواب خاں

انقلاب ۱۸۵۷ء :- بہادر خاں نبیرہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں نے روہیل کھنڈ میں علم جہاد بلند کیا تو مفتی عنایت احمد صاحب بھی اس میں شریک ہوئے۔ بریلی اور رام پور آپ کی سرگرمیوں کے آماجگاہ رہے۔ جب تحریک آزادی ناکام ہوئی اور انگریزوں کا ملک پر دوبارہ تسلط ہو گیا تو مفتی عنایت احمد صاحب گرفتار ہوئے مقدمہ چلا اور عبور دریائے شور کی سزا تجویز ہوئی۔

قیام انڈمان :- مفتی عنایت احمد صاحب نے جزیرہ انڈمان میں بھی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کا کام شروع کر دیا۔ جزیرہ انڈمان میں ان کے پاس کسی علم کی کوئی کتاب نہ تھی محض اپنی قوت حافظہ پر مختلف فنون میں رسالے تصنیف کر دیئے اور وطن واپس آ کر کتابیں دیکھیں تو تمام مسائل حرف بحرف صحیح تھے۔

ایک انگریز کی فرمائش پر تقویم البلدان کا ترجمہ کیا جو دو برس میں ختم ہوا اور وہی رہائی کا سبب بنا۔ ۱۲۷۷ھ میں رہائی پا کر کاکوری آئے مولوی لطف اللہ صاحب علی گڑھ نے تاریخ رہائی لکھی اور خود کاکوری حاضر ہو کر پیش کی۔

قیام کان پور :- انڈمان سے واپس آ کر مفتی صاحب نے مستقل قیام کان پور میں رکھا مدرسہ فیض عام قائم کیا جو کہ کان پور کی مشہور دینی درسگاہ ہے۔ کان پور کے مسلمان تاجر مدرسہ کے مصارف برداشت کرتے تھے ان میں حافظ برخوردار خاص طور سے مشہور تھے مفتی صاحب اپنے مصارف کے لیے صرف پچیس تیس روپیہ ماہانہ تنخواہ لیتے تھے بقول مولانا حبیب الرحمٰن خاں شیروانی اسی مدرسہ کا فیض بالآخر ندوۃ العلماء کی شکل میں ظاہر ہوا۔

سفر حج :- دو سال کے بعد حج کا ارادہ کیا مدرسہ فیض عام کان پور میں مولوی سید حسین شاہ صاحب بخاری کو مدرس اول اور مولوی لطف

باقی صـ۳ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مُدیرمسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد: 11 | ۱۹ر تا ۲۵ر شعبان المعظم ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۲ر تا ۱۸ر فروری ۱۹۹۳ء | شمارہ: ۳۶

اس شمارے میں

۱۔ مفتی عنایت احمد کاکوریؒ ۔۔۔۔۔۔ ۲
۲۔ قرآن وحدیث ۔۔۔۔۔۔ ۴
۳۔ اداریہ ۔۔۔۔۔۔ ۵
۴۔ آزادی نسواں ۔۔۔۔۔۔ ۷
۵۔ حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ ۔۔۔۔۔۔ ۱۳
۶۔ معرکہ ۔۔۔۔۔۔ ۱۵
۷۔ یورپ اور بنیاد پرستی (نظم) ۔۔۔۔۔۔ ۱۶
۸۔ اخبار ختم نبوت ۔۔۔۔۔۔ ۱۹
۹۔ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ۔۔۔۔۔۔ ۲۳
۱۰۔ قارئین کا گوشہ ۔۔۔۔۔۔ ۲۶
۱۱۔ مسیح الامت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ صاحبؒ ۔۔۔۔۔۔ ۲۷

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰، پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک نوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۔۔۔۔ کراچی پاکستان ارسال کریں

چندہ اندرون ملک

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ۔ طابع: سید شاہد حسن ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ مقام اشاعت: ۔۔۔ برنس روڈ کراچی

ارشادِ باری تعالیٰ

جل جلالہٗ

دوزخ

بالتحقیق قسم ہے چاند کی اور رات کی جب جانے لگے اور صبح کی جب روشن ہو جائے کہ وہ دوزخ بڑی بھاری چیز ہے۔ جو انسان کے لئے بڑا ڈراوا ہے۔ (یعنی تم میں) جو آگے کی طرف (خیر) کو بڑھے اس کے لئے بھی یا جو (خیر سے) پیچھے کو ہٹے اس کے لئے بھی۔ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں محبوس ہوگا۔ مگر داہنے والے کہ وہ میں ہوں گے (اور) مجرموں (یعنی کفار) کا حال (خود ان کفار ہی سے) پوچھتے ہوں گے۔ کہ تم کو دوزخ میں کس بات نے داخل کیا۔ وہ کہیں گے ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے اور نہ غریب کو کھانا کھلایا کرتے تھے اور مشغلہ میں رہنے والوں کے ساتھ ہم بھی مشغلہ میں رہا کرتے تھے اور قیامت کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم کو موت آ گئی۔ سو ان کو سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دے گی۔

(تبارک الذی آیت ۳۲ تا ۴۸)

فرمانِ خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وسلم

مسلم

(ترجمہ) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو کوئی ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے "پس یہ وہ مسلم ہے جس کے لئے اللہ کی امان ہے اور اللہ کے رسول کی امان ہے سو تم اللہ کے عہد کو نہ توڑو "اس کے امان کے بارے میں۔"

(بخاری)

چیدہ چیدہ

پاک فوج میں قادیانی

مرزائیوں نے ملکی نشرواشاعت کے ذرائع کو بھی اپنے تصرفات میں ڈھال لیا۔ سب سے خطرناک چیز ملکی فوج میں مرزائی امت کا جوق در جوق بھرتی ہونا اور بڑے بڑے عسکری عہدے حاصل کرنا تھا۔ روزنامہ "الفضل" "فوجی بھرتی کے وہ تمام اشتہارات چھاپا جس بھرتی کے انچارج قادیانی افسر ہوتے اور وہ انگوٹھی کے نشان پر قادیانی العقیدہ نوجوانوں کا انتخاب کرتے۔ غرض قادیانی امت بری فوج میں لگاتار بھرتی ہوتی گئی اور اس طرح ایک ایسا سیل قائم کیا جو مرزائی جرنیلوں کی معرفت ربوہ کے ماتحت تھا اور استعماری ضرورت کے وقت ختم کلام کا کام دے سکتا تھا۔ لیکن جو چیز انتہائی خطرناک تھی وہ فوج کے بنیادی عہدوں اور جنگ کے اہم محاذوں پر قادیانی جرنیلوں کا تقرر تھا۔ اس طرح بحریہ میں ربوہ کو ضروری کوائف سے مطلع رکھنے کے لئے قادیانی موجود تھے۔

(تحریک ختم نبوت ۱۴۳)

بابری مسجد کو شہید کرنے میں ۱۴۰ قادیانی شریک تھے جو علانیہ رام علیہ السلام کے نعرے لگا رہے تھے

جب بابری مسجد کو ہندو انتہا پسندوں نے شہید کیا تو نہ صرف ربوہ پاکستان میں جشن منایا گیا بلکہ دوسرے شہروں میں جہاں بھی کچھ قادیانی آباد تھے انہوں نے بلند آواز سے ڈیک کے ذریعے گانے بجا کر اور مٹھائیاں تقسیم کر کے خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

اب ہمیں حیدر آباد دکن انڈیا سے جناب عبد الصبور صاحب کا مکتوب موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ:

"بابری مسجد کی شہادت اور اس کے بعد پھوٹ پڑنے والے مسلم کش فسادات کے سبب ہم بہت رنجیدہ اور مغموم ہیں، ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بابری مسجد شہید کرنے والے کار سیوکوں میں ۱۴۰ قادیانی کار سیوک بھی شامل تھے اور علانیہ حضرت رام علیہ السلام کے نعرے لگا رہے تھے کچھ دنوں پہلے ہندوستان ٹیلی ویژن پر قادیانی مبلغوں کو لایا گیا تھا انہوں نے رام علیہ السلام گوتم بدھ علیہ السلام اور کرشن علیہ السلام کہہ کر مسلمانوں کی سخت دل آزاری کی ویسے قادیانی (بابری مسجد کے) متنازعہ مقام کو رام جنم بھومی ہی لکھتے ہیں۔ خیر ہم لوگ یہاں اس عنوان پر دستاویز جمع کر رہے ہیں"۔

اس خط سے ہمارے اس اداریئے اور خبر کی تصدیق ہو جاتی ہے جس میں ہم نے لکھا تھا کہ قادیانیوں نے بابری مسجد کی شہادت پر پاکستان میں جشن منایا اور یہ کہ قادیانیوں کو مسلمانوں کی خوشی سے تپی اور غمی سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ سوچئے کہ اس سے بڑھ کر اسلام و مسلم دشمنی اور کیا ہو سکتی ہے کہ بابری مسجد کی شہادت پر پوری دنیا کے مسلمانوں کی آنکھیں اشکبار تھیں اور قادیانی نہ صرف ہندوؤں کے ساتھ بابری مسجد پر ہتھوڑے مار رہے ہیں بلکہ شہید ہونے کے بعد جشن فتح منا کر مسلمانوں کی دل آزاری بھی کر رہے تھے۔

اگر ذاتیات کی وجہ سے کسی اخبار کا پی آئی اے میں داخلہ بند کیا جا سکتا ہے تو اسلام اور نبی کریمؐ کے گستاخوں سے رعایت کیوں؟

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن مسز بے نظیر بھٹو نے قومی اسمبلی میں اپنی تقریر کے دوران کہا کہ "پی آئی اے میں اخبار جنگ، دی نیوز اور مساوات فراہم نہیں کئے جاتے کیونکہ یہ حکومت کی پسند اور ناپسند کا معاملہ ہے"۔ (جنگ کراچی ۲۸ر دسمبر ۱۹۹۲ء)

مسز بے نظیر بھٹو اپوزیشن لیڈر ہیں، انہوں نے یہ انکشاف اس وجہ سے کیا ہے کہ وہ حکومت کی مخالف ہیں، ہم اپوزیشن اور حکومت کے سیاسی جھگڑوں میں تو نہیں پڑتے کیونکہ ہمارا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اسٹیج غیر سیاسی بھی ہے اور غیر فرقہ وارانہ بھی۔ یہی وجہ ہے کہ صدیق آباد (ربوہ) میں جو ہماری سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہوتی ہے اس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور دانشور حضرات شریک ہوتے ہیں اور نہ صرف قادیانیوں پر بلکہ پوری دنیا پر یہ واضح کر دیتے ہیں کہ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت" کا مسئلہ ایک اتفاقی اور اجماعی مسئلہ ہے جس میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے۔

سیاست ہمارے لئے کوئی حرام شے نہیں ہے اور نہ ہی ہم سیاست میں حصہ لینے کے مخالف ہیں لیکن عالمی مجلس کے بانیوں نے چونکہ جماعت کے لئے ایک لائحہ عمل طے کر لیا ہے کہ وہ الیکشنی جھمیلوں سے الگ تھلگ رہ کر خالصتاً "عقیدہ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت اور اتحاد بین المسلمین کے لئے سرگرم عمل رہے گی اس لئے ہم اپنے اکابر کے طے کردہ دستور العمل سے باہر نکلنا نہیں چاہتے اور اپنی تمام تر توجہ مذکورہ محاذ پر ہی صرف کرنا چاہتے ہیں۔

مسز بے نظیر بھٹو کا یہ بیان اگرچہ ان کی حکومت مخالف سیاست کا حصہ ہے لیکن اس سے یہ بات بہرحال ثابت ہوتی ہے کہ حکومت کا اگر کوئی مخالف ہو خواہ وہ فرد ہو، جماعت ہو یا اخبار ہو اس کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے، پابندی لگائی جا سکتی ہے، داخلہ بند کیا جا سکتا ہے۔ مذکورہ تینوں اخبارات میں "مساوات" پارٹی اخبار ہے جبکہ "جنگ" اور "دی نیوز" آزاد اخبار ہیں۔ لیکن حکومت نے (بقول بے نظیر بھٹو) پی آئی اے میں ان کا بھی داخلہ بند کر دیا یا ان کا بائیکاٹ کر دیا۔ ان اخباروں کا قصور یہ ہے کہ یہ حکمرانوں کے بیانات شائع کرنے کے ساتھ ساتھ حکومت مخالف جماعتوں کے لیڈروں کے وہ بیانات بھی شائع کر دیتے ہیں جن میں حکومت پر تنقید ہو۔ یہ بات حکمرانوں کی طبع نازک پر گراں گذری تو حکومت نے پی آئی اے میں ان کا داخلہ بند کر دیا۔ ہم کسی کی حمایت یا مخالفت نہیں کر رہے، ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر حکمران طبقہ کسی سے ناراض ہوتا ہے تو اس کے خلاف انتقامی کارروائی شروع کر دیتا ہے۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک یہاں کے حکمرانوں کی یہی ریت رہی ہے۔ موجودہ حکمران بھی سابقہ حکمرانوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اسی لئے انہوں نے مذکورہ آزاد اخبارات کا بقول بے نظیر بھٹو پی آئی اے میں داخلہ بند کیا ہے۔ جو حکمران اسلام کے مقدس نام سے بر سر اقتدار آئے ہیں انہیں یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ محض ذاتی وجوہات کی بناء پر کسی فرد یا کسی اخبار کو انتقام کا نشانہ بنائیں اگر وہ ذاتیات کی معاملے میں اتنے حساس ہیں تو اسلام کے بارے میں انہیں زیادہ حساس ہونا چاہئے اور جو لوگ یا جماعتیں اسلام کی دشمن ہیں ان کے خلاف بھی کارروائی کرنا چاہئے۔

شیزان قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے جس کی آمدنی کا وافر حصہ قادیانیت کی تبلیغ پر صرف ہوتا ہے۔ قادیانی جماعت ایسے قرآن مجید شائع کرتی رہتی ہے جن میں معنوی تحریف ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں جو آیتیں تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہیں ان کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ مثلاً مندرجہ

اصل آیات ہائے کریمہ.....

۱۔ فمبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہٗ احمد○

۲۔ محمد رسول اللّٰہ والذین معہ○

۳۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ۔ الخ○ ۴۔ ورفعنا لک ذکرک○ ۵۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین○

مذکورہ بالا آیات ہائے کریمہ کو مرزا قادیانی نے اپنی وحی قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ....

۱۔ آیت "محمد رسول اللہ والذین معہ" الخ میں خدا نے میرا نام محمد رکھا اور رسول بھی۔

۲۔ آیت "فمبشرا برسول...... میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس احمد رسول کی پیش گوئی کی ہے وہ احمد میں ہوں۔

۳۔ نیز آیت میثاق میں انبیاء کرام کے جس میثاق کا ذکر ہے وہ میثاق تمام انبیاء کرام حتیٰ کہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی لیا گیا اور وہ میرے بارے میں تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ قادیانی جماعت جو قرآن مجید شائع کرتی ہے اس میں معنوی تحریف ہوتی ہے اور اس معنی میں حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین بھی مطلب کہ وہ آیتیں جو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہیں ان کا مصداق مرزا قادیانی کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ ایسے قرآن کی اشاعت میں شیزان کمپنی پورا پورا حصہ لیتی ہے۔ یہی نہیں کہ قادیانی جماعت صرف معنوی تحریف پر مبنی قرآن مجید شائع کرتی ہے بلکہ ایسے قرآن بھی شائع کئے جن میں لفظی تحریف تھی۔ چنانچہ کوئٹہ کے علاقہ "ژوب" میں ایسا قرآن تقسیم کیا گیا جس پر مولانا سید شمس الدین شہید کی قیادت میں تحریک چلی اس کے نتیجہ میں وہاں کے عوام نے اپنے علاقہ میں مرزائیوں کا داخلہ بند کردیا۔ ژوب پاکستان کا واحد علاقہ ہے جہاں کوئی شخص خود کو قادیانی ظاہر کر کے داخل نہیں ہوسکتا۔

ایسا قرآن جس میں لفظی اور معنوی تحریف ہو اس کی اشاعت میں شیزان کمپنی پورا پورا حصہ لیتی ہے۔ روسی زبان میں جو تحریف شدہ قرآن شائع ہوا یا شائع کیا جارہا ہے اس کے تمام اخراجات شیزان کمپنی کے مالک آنجہانی شاہ نواز نے ادا کئے۔ ایسے تحریف شدہ قرآن کی اشاعت کا مقصد مسلمانوں کو گمراہ کرنا اور انھیں مرتد بنانا ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں اور خود شیزان والے بھی یہ تاثر دیتے ہیں کہ شیزان کمپنی مسلمانوں نے خرید لی ہے۔ یہ غلط ہے ممکن ہے بعض مسلمانوں نے اس کے کچھ حصص خرید لئے ہوں لیکن وہ کمپنی قادیانیوں کے کنٹرول میں ہے جس کا واضح ثبوت وہ قادیانی رسائل و جرائد ہیں جن میں شیزان کے اشتہارات باقاعدگی کے ساتھ شائع ہورہے ہیں۔ اگر وہ مسلمانوں کے کنٹرول میں ہوتی تو قادیانی رسالوں میں شیزان کے اشتہارات شائع نہ ہوتے۔ یہ بات یقیناً حکومت کے علم میں ہوگی۔ جب یہ بات مسلمہ ہے کہ شیزان قادیانیوں کے کنٹرول میں ہے تو......

۱۔ سرکاری تقریبات میں شیزان کی مصنوعات استعمال ہوتی ہیں۔

۲۔ ٹیلی ویژن پر رمضان المبارک کے مہینے میں عین افطار کے وقت شیزان کی پبلسٹی ہوتی ہے۔

۳۔ یوٹیلٹی سٹورز جو سرکاری سرپرستی میں چلتے ہیں وہاں شیزان کی مصنوعات رکھی جاتی ہیں اور انہیں سستے داموں فروخت کر کے متعارف کرایا جاتا ہے۔

۴۔ حتیٰ کہ فوج جیسے اہم محکمے میں شیزان مشروب اور مصنوعات کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

۵۔ فوج کی کوئی اہم تقریب ہو جیسے "بڑا کھانا وغیرہ" اس میں بھی اس کی مصنوعات کو اولیت دی جاتی ہے۔

یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ خواہ فوج کا محکمہ ہو یا سول کا وہاں بااختیار عہدوں پر قادیانی افسر بیٹھے ہوئے ہیں اگر ان کے دفتر کے لئے کوئی چیز خریدنی ہو جیسے اسٹیشنری اور فوج میں ضروریات زندگی کا سامان وہ سب قادیانی دکانداروں سے ہی خریدا جاتا ہے اور قادیانیوں کو ہی نوازا جاتا ہے پھر ان کی آمدنی کا دسواں حصہ بلکہ اس سے بھی زیادہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور مرتد بنانے پر صرف ہوتا ہے۔

ہمارا اس ساری بحث کا مقصد یہ بتانا ہے کہ اگر حکمران طبقہ کی طبع نازک پر کسی اخبار میں شائع ہونے والی خبر گراں گذرتی ہے تو یہ ان کا ذاتی مسئلہ ہے اور وہ ذاتی وجوہات کی بناء پر اس اخبار کو اپنے انتقام کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں ان کے کاغذ کے کوٹے میں کمی کردی جاتی ہے' اشتہارات بند کردیئے جاتے ہیں اور سرکاری دفتروں اور محکموں میں اس کا داخلہ بند کردیا جاتا ہے۔

اگر انہیں اپنی ذات زیادہ عزیز ہے تو انہیں بحیثیت مسلمان کے اسلام اور داعی اسلام سرکار دوعالم' تاجدار ختم نبوت' رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اپنی جان' اپنے مال' اپنے اہل وعیال' اپنے عہدوں اور اپنی وزارت وصدارت سے زیادہ عزیز ہونی چاہئے۔ ہم اپنے حکمرانوں سے یہ گذارش کرتے ہیں کہ وہ اپنی ذات' اپنی اولاد اور اپنی عہدوں سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور آپ کے لائے ہوئے سچے مذہب اسلام کو اہمیت دیں اور کسی کو ذاتی انتقام کا نشانہ بنانے کی بجائے ایسے لوگوں' اداروں' کمپنیوں اور گروہوں کے خلاف کارروائی کریں جو سچے مذہب اسلام کے بانی اور داعی اسلام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ اور بے ادب ہیں' جن میں سرفہرست قادیانی گروہ ہے۔

اس کے ساتھ ہماری یہ بھی درخواست ہے کہ اہم عہدوں پر فائز قادیانی اپنے منصب سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے مسلم دشمنی اور قادیانیت نوازی کررہے ہیں انہیں فوراً برطرف کیا جائے اور سرکاری تقریبات' یوٹیلٹی اسٹورز اور فوج جیسے اہم محکمے میں قادیانی مصنوعات خصوصاً "شیزان کے مشروب اور مصنوعات کا مکمل طور پر داخلہ بند کیا جائے۔

آزادیٔ نسواں

خواتین نے کیا کھویا کیا پایا ؟

مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی

عورت کے لئے "حجاب" اور "پردہ" کیوں ضروری ہے اور اس کے شرعی احکام کیا ہیں اور یہ بات اس وقت تک ٹھیک ٹھیک سمجھ میں نہیں آسکتی جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ عورت کے اس دنیا میں آنے اور اس کے پیدا کئے جانے کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

تخلیق کا مقصد

آج مغربی افکار کی یورش میں یہ پروپیگنڈہ ہر جگہ کیا جاتا ہے کہ اسلام کے اندر عورت کو نقاب اور پردے میں رکھ کر گھونٹ دیا گیا ہے اس کو چار دیواری کے اندر قید کردیا گیا ہے' لیکن یہ سارا پروپیگنڈہ درحقیقت اس بات کا نتیجہ ہے کہ عورت کی تخلیق کا بنیادی مقصد معلوم نہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر اس بات پر ایمان ہے کہ اس کائنات کو پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ ہیں' انسان کو پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ ہیں' مرد اور عورت دونوں کو پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ ہیں اگر خدانخواستہ اس پر ایمان نہ ہو تو پھر بات آگے نہیں چل سکتی اور اس زمانے میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور لادینیت کے میدان میں روز بروز آگے بڑھتے جارہے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ ایسی نشانیاں اور علامات دکھا رہے ہیں جس سے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کے قائل ہورہے ہیں۔ کل کے اخبار میں تھا کہ اس وقت کے سب سے بڑے سائنسدان نے یہ انکشاف کیا ہے کہ آثار اور علامات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کائنات ایک دھماکہ سے پیدا ہوئی ہے یہ اس وقت کے سب سے بڑے سائنسدان کے الفاظ ہیں جو کل کے اخبار میں شائع ہوئے ہیں۔ بہرحال اگر اللہ پر ایمان ہے اور یہ پتہ ہے کہ اللہ نے اس کائنات کو پیدا کیا ہے اور مرد کو بھی اس نے پیدا کیا اور عورت کو بھی اسی نے پیدا کیا ہے اب پیدائش کا مقصد بھی اسی سے پوچھنا چاہئے کہ مرد کو کیوں پیدا کیا؟ اور عورت کو کیوں پیدا کیا اور دونوں کی تخلیق کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

مرد اور عورت دو مختلف صنفیں

یہ نعرہ تو آج بہت زور و شور سے لگایا جاتا ہے کہ عورتوں کو بھی مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنا چاہئے اور مغربی افکار نے یہ پروپیگنڈہ ساری دنیا میں کردیا ہے لیکن یہ نہیں دیکھا کہ اگر مرد اور عورت دونوں ایک ہی جیسے کام کے لئے پیدا ہوئے تھے تو پھر دونوں کو جسمانی طور پر الگ الگ پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ مرد کا جسمانی نظام اور ہے' عورت کا جسمانی نظام اور ہے' مرد کا مزاج اور ہے' اور عورت کا مزاج اور ہے' مرد کی صلاحیتیں اور ہیں' عورت کی صلاحیتیں اور ہیں' اللہ تعالیٰ نے دونوں صنفیں اس طرح بنائی ہیں کہ دونوں کی تخلیقی نظام میں بنیادی فرق پایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ مرد اور عورت میں کسی طرح کا کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ خود فطرت کے خلاف بغاوت ہے اس لئے کہ یہ تو آنکھوں سے نظر آرہا ہے کہ مرد اور عورت میں فرق ہے۔ دنیا فیشن مرد اور عورت کے اس فطری فرق کو مٹانے کی جتنی کوشش چاہے کرلے اور اس طرح کہ عورتوں نے مردوں جیسا لباس پہننا شروع کردیا اور مردوں نے عورتوں جیسا لباس پہننا شروع کردیا۔ عورتوں نے مردوں جیسے بال رکھنے شروع کردیئے اور مردوں نے عورتوں جیسے بال رکھنے شروع کردیئے لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مرد اور عورت دونوں کا جسمانی نظام مختلف ہے دونوں مختلف صنفیں ہیں دونوں کے انداز زندگی مختلف ہیں' ان دونوں کی صلاحیتیں مختلف ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے پوچھنے کا ذریعہ پیغمبرؑ

لیکن یہ کس سے معلوم کیا جائے کہ مرد کو کیوں پیدا کیا اور عورت کو کیوں پیدا کیا ظاہر ہے کہ اس کا جواب یہی ہوگا کہ جس ذات نے پیدا کیا ہے اس سے پوچھو کہ آپ نے مرد کو کس مقصد کے تحت پیدا کیا ہے؟ اور عورت کو کس مقصد کے تحت پیدا کیا ہے؟ اور اس سے پوچھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس نے جو پیغمبر اور رسول دنیا میں بھیجے ہیں جن کے ذریعے اپنے احکام دنیا تک پہنچائے ہیں وہ حضرات انبیاء اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

انسانی زندگی کے دو شعبے

قرآن کریم کی تعلیمات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے کسی ادنیٰ شبہ کے بغیر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ درحقیقت انسانی زندگی دو شعبوں پر منقسم ہے ایک گھر کے اندر کا شعبہ ہے اور ایک گھر کے باہر کا شعبہ ہے۔ یہ دونوں شعبے ایسے ہیں کہ ان دونوں کو ساتھ لئے بغیر ایک متوازن اور معتدل زندگی نہیں گزاری جاسکتی' گھر کا انتظام بھی ضروری ہے اور گھر کے باہر کا انتظام بھی یعنی کسب معاش اور روزی کمانے کا انتظام بھی ضروری ہے۔ جب دونوں کام ایک ساتھ اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک ٹھیک چلیں گے تب انسان کی زندگی استوار ہوگی اور اگر ان میں ایک ختم ہوگیا یا ناقص ہوگیا تو اس سے انسان کی زندگی میں توازن ختم ہوجائے گا۔

مرد اور عورت کے درمیان تقسیم کار

ان دونوں شعبوں میں اللہ تعالیٰ نے یہ توجیہ فرمائی کہ مرد کے ذمہ گھر کے باہر کے کام لگائے مثلاً" کسب معاش اور روزی کمانے کا کام اور سیاسی اور سماجی کام وغیرہ یہ سارے کام درحقیقت مرد کے ذمہ عائد کئے ہیں اور گھر کے اندر کا شعبہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے حوالے کیا ہے۔ لیکن اگر عقل کے ذریعے انسان کی فطری تخلیق کا جائزہ لیں تو پھر اس کے سوا اور کوئی انتظام نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ مرد اور عورت کے درمیان اگر تقابل کرکے دیکھا جائے تو ظاہر ہوگا کہ جسمانی قوت جتنی مرد میں ہے اتنی عورت میں نہیں اور کوئی شخص بھی اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ اللہ تعالیٰ نے مرد میں عورت کے بہ نسبت جسمانی قوت زیادہ رکھی ہے اور گھر سے باہر کے کام قوت کا تقاضہ کرتے ہیں۔ محنت کا تقاضہ کرتے ہیں وہ کام قوت اور محنت کے بغیر نہیں کئے جاسکتے لہٰذا اس فطری تخلیق کا بھی تقاضہ یہی تھا کہ گھر کے باہر کے کام مرد انجام دے اور گھر کے اندر کے کام عورت کے سپرد ہوں۔

عورت گھر کا انتظام سنبھالے

اللہ تبارک تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ؓ کو براہ راست خطاب فرمایا اور ان کے واسطے سے ساری مسلمان خواتین سے خطاب فرمایا وہ یہ ہے کہ "یعنی تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔" اس میں صرف اتنی بات نہیں کہ عورت کو ضرورت کے بغیر گھر سے باہر نہیں جانا چاہئے بلکہ اس آیت میں ایک بنیادی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ یہ کہ ہم نے عورت کو اس لئے پیدا کیا ہے

کہ وہ گھر میں قرار سے رہ کر گھر کے انتظام کو سنبھالے۔

حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے درمیان تقسیم کار

یہی وجہ کہ حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کی چہیتی صاحبزادی کا نکاح جب آپ کے چچا زاد بھائی حضرت علیؓ سے ہوا تو نکاح کے بعد آنحضرتؐ نے دونوں کو بٹھا کر یہ تقسیم کار فرمادی کہ اے علیؓ گھر کے باہر کے جتنے کام ہیں وہ تمہارے ذمے ہیں۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ گھر کے کاموں کی دیکھ بھال فرماتیں اور حضرت علیؓ گھر کے باہر کے کاموں کی دیکھ بھال فرماتے اور یہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت تھی۔

عورت کو کس لالچ پر گھر سے باہر نکالا گیا؟

اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تقسیم فرمادی کہ گھر کا کام عورت اور گھر کے باہر کا کام مرد کرے اور یہی فطری تقسیم کار تھی اور اسی پر ایک زمانہ تک عمل چلا آرہا تھا اور یہ تقسیم کار صرف اسلام ہی میں نہیں بلکہ دوسرے مذاہب میں بھی یہی طریقہ کار تھا لیکن جب سے مغرب کے اندر صنعتی انقلاب رونما ہوا اس وقت سے الٹی گنگا بہنی شروع ہوئی اس میں عورت کو یہ کہہ کر بے وقوف بنایا گیا کہ باہر کے سارے کام اور سارے عہدے مرد نے حاصل کرلئے ہیں اور تمہیں گھر کی چار دیواری میں گھونٹ دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس زمانے میں صنعتی انقلاب رونما ہوا تو مغربی مرد کے سامنے دو مشکلات تھیں ایک یہ کہ اس کو اپنی تجارت اور معیشت کو چلانے کے لئے زیادہ محنت اور زیادہ پیسے کمانے کی ضرورت تھی اب اس کو اپنا پیٹ پالنا اور اپنے لئے کمانا بھی مشکل ہورہا تھا چہ جائیکہ کہ وہ اپنی بیوی کا خرچ بھی اٹھائے لہٰذا اس کو یہ بات ناگوار ہوتی تھی کہ میں اپنے علاوہ اپنی بیوی کا خرچ بھی اٹھاؤں دوسری طرف تجارت کے لئے کئی کئی مہینوں کے لئے سفر کرنے پڑتے تھے اور ان سفروں میں عورت کا قرب میسر نہیں آتا تھا۔ اب اس مرد نے ان دونوں مشکلات کا یہ حل نکالا کہ عورت کو جا کر یہ پٹی پڑھائی کہ تمہیں گھر کی چار دیواری میں بند کردیا گیا ہے۔ تم یہ آواز بلند کرو کہ ہمیں مردوں کے شانہ بشانہ، مردوں کے دوش بدوش کام کرنا چاہئے اور گھر سے باہر نکلنا چاہئے یہ کیا وجہ ہے کہ صرف مرد ہی افسر بنتا ہے عورت افسر نہیں بنتی، صرف مرد کیوں حکومت کا سربراہ بنتا ہے، عورت کیوں نہیں بنتی اس طریقے سے عورت کو "تحریک آزادی نسواں" کا سبق پڑھایا گیا اور اس نام سے اس تحریک کو ساری دنیا میں متعارف کرایا گیا اور اس تحریک کے نتیجے میں عورت دھوکے میں آگئی اور اس نے یہ تحریک شروع کی اور اس کے نتیجے میں وہ گھر سے باہر نکلی۔

گھر سے باہر نکلتے وقت اس کو یہ لالچ دی گئی کہ جب تم گھر سے باہر نکلو گی تو تمہاری حکومت ہوگی۔ تم حکومت کی سربراہ بھی ہوگی تم پارلیمنٹ کی ممبر بھی ہوگی اور تم دنیا کے سارے اعلیٰ مناصب تک پہنچ سکتی ہو لیکن آپ تاریخ کا مشاہدہ کرکے دیکھ لیں کہ اب تک کتنی عورتیں سربراہ حکومت بنیں؟ اور کتنی عورتیں کس اعلیٰ منصب پر پہنچیں؟ چند گنی چنی عورتوں کے سوا وہ منصب وہ اعزاز کسی کو حاصل نہ ہوسکا لیکن اس کے دھوکے میں لاکھوں عورتوں کو سڑکوں پر گھسیٹ لیا گیا اور آج دنیا کا بدترین سے بدترین کام عورت کے سپرد ہے آج ہوٹلوں میں دوسروں کی ناز برداری عورت کرتی ہے ویٹر اگر ہے تو وہ عورت ہے 'سیلز گرل اگر بنی ہے تو عورت بنی ہے' سڑکوں پر اگر جھاڑو دے رہی ہے تو وہ عورت دے رہی ہے اور اگر اس کو زیادہ عزت کا منصب نصیب ہوا ہے تو وہ کسی دفتر میں سیکریٹری بن گئی ہے یا ٹائپسٹ یا اسٹینو ٹائپسٹ بن گئی ہے جہاں وہ اپنے افسران کی ناز برداری کررہی ہے۔

نئی تہذیب کا عجیب فلسفہ

نئی تہذیب کا یہ عجیب فلسفہ ہے کہ اگر ایک عورت اپنے گھر میں اپنے لئے اپنے شوہر کے لئے، اپنے بچوں کے لئے کھانا تیار کرتی ہے یا کھانے کا انتظام کرتی ہے تو یہ رجعت پسندی اور دقیانوسیت ہے اور اگر وہی عورت جہاز کے اندر ایئر ہوسٹس بن کر سینکڑوں انسانوں کی نگاہوں کا نشانہ بن کر ان کی خدمت کرتی ہے اس کا نام آزادی اور جدت پسندی ہے اور اگر وہی عورت اپنے گھر میں رہ کر اپنے گھر والوں کے لئے کام کرتی ہے تو اس کو دقیانوسیت قرار دے دیا گیا اور وہی کام اگر ہوٹل میں ویٹر بن کر کررہی ہے تو اس کو آزادی اور جدت پسندی کا نام دے دیا گیا ہے اور اس کے بارے میں کہا جارہا ہے کہ ہم نے عورت کو باہر نکال کر آزادی دے دی ہے۔ آج نیچ سے نیچ کام اور ذلیل سے ذلیل کام عورت کے سپرد کردیا گیا ہے اور اس لالچ میں لاکھوں عورتوں کو دھکیل دیا گیا کہ مردوں کے دوش بدوش کام کریں۔

آج فیملی سسٹم تباہ ہوچکا ہے

اللہ تعالیٰ نے عورت کو گھر کا ذمہ دار بنایا تھا، گھر کی منتظمہ بنایا تھا تاکہ وہ فیملی سسٹم استوار رکھ سکے لیکن جب وہ گھر سے باہر آگئی تو نتیجہ یہ ہوا کہ باپ بھی باہر اور ماں بھی باہر اور بچے اسکول میں یا نرسری میں اور گھر پر تالا پڑ گیا اب وہ فیملی سسٹم تباہ اور برباد ہوکر رہ گیا عورت کو تو اس لئے بنایا گیا تھا کہ جب وہ گھر میں رہے گی تو گھر کا انتظام بھی وہی کرے گی اور بچے اس کی گود میں تربیت پائیں گے ماں کی گود بچے کے لئے سب سے پہلی تربیت گاہ ہوتی ہے وہیں سے وہ اخلاق سیکھتے ہیں، وہیں سے وہ کردار سیکھتے ہیں، وہیں سے زندگی گزارنے کے طریقے سیکھتے ہیں، لیکن آج مغربی معاشرے میں بچوں کو ماں باپ کی شفقت میسر نہیں اور فیملی سسٹم درہم برہم ہوکر رہ گیا ہے اور جب عورت دوسری جگہ کام کررہی ہے اور مرد دوسری جگہ کام کررہا ہے اور دونوں کے درمیان دن بھر میں کوئی رابطہ نہیں ہے تو بسا اوقات ان دونوں کا آپس میں رشتہ کمزور پڑ جاتا ہے اور ٹوٹنے لگتا ہے اور اس کی جگہ ناجائز رشتے پیدا ہونے شروع ہوجاتے ہیں اور اس کی وجہ سے طلاق تک نوبت پہنچتی ہے گھر برباد ہوجاتا ہے۔

عورت کے بارے میں "گورباچوف" کا نظریہ

اگر یہ باتیں صرف میں کہتا تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ یہ سب باتیں آپ تعصب کی بناء پر کہہ رہے ہیں لیکن اب سے چند سال پہلے سوویت یونین کے آخری صدر "میخائل گورباچوف" نے ایک کتاب لکھی ہے۔ "پروسٹرائیکا" آج یہ کتاب ساری دنیا میں مشہور ہے اب شائع شدہ شکل میں موجود ہے اس کتاب میں گورباچوف نے "عورتوں کا مرتبہ" کے نام سے ایک باب قائم کیا ہے اس میں اس نے صاف اور واضح لفظوں میں یہ بات لکھی ہے۔

"ہماری مغرب کی سوسائٹی میں عورت کو گھر سے باہر نکالا گیا اور اس کو گھر سے باہر نکالنے کے نتیجے میں بے شک ہم نے کچھ معاشی فوائد حاصل کئے اور پیداوار میں کچھ اضافہ ہوا اس لئے کہ مرد بھی کام کررہے ہیں اور عورتیں بھی کام کررہی ہیں لیکن پیداوار کے زیادہ ہونے کے باوجود اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارا فیملی سسٹم تباہ ہوگیا اور اس فیملی سسٹم کے تباہ ہونے کے نتیجے میں ہمیں جو نقصانات اٹھانا پڑے ہیں وہ نقصانات ان فوائد سے زیادہ ہیں، جو پروڈکشن کے اضافے کے نتیجے میں ہمیں حاصل ہوئے ہیں۔ لہٰذا میں اپنے ملک میں "پروسٹرائیکا" کے نام سے ایک تحریک شروع کررہا ہوں اس میں میرا ایک بہت بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ عورت جو گھر سے باہر نکل چکی ہے اس کو واپس گھر میں کیسے

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

لایا جائے؟ اس کے طریقے سوچنے پڑیں گے ورنہ جس طرح ہمارا فیملی سسٹم تباہ ہوچکا ہے اسی طرح ہماری پوری قوم تباہ ہوجائے گی۔"

یہ الفاظ میخائل گورباچوف نے اپنی کتاب میں لکھے ہیں وہ کتاب آج بھی بازار میں دستیاب ہے، جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

روپیہ پیسہ بذات خود کوئی چیز نہیں

اس فیملی سسٹم کی تباہ کاری کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم نے عورت کے مقصد تخلیق کو نہیں جانا کہ عورت کو کیوں پیدا کیا گیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے عورت کو اس لئے پیدا کیا تھا کہ وہ گھر کے نظام اور فیملی سسٹم کو استوار کرے، آج کے معاشی دور کی ساری کوششوں کا حاصل یہ ہے کہ روپیہ پیسہ زیادہ ہوجائے لیکن یہ تو بتاؤ کہ کیا یہ روپیہ پیسہ بذات خود کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہے؟ اگر آپ کو بھوک لگ رہی ہو اور آپ کے پاس پیسے موجود ہوں تو آپ اس کو کھا کر بھوک مٹالیں گے؟ اگر آپ کو پیاس لگ رہی ہے تو روپے کو پانی کی طرح پی کر پیاس بجھالیں گے؟ پیسہ بذات خود کوئی چیز نہیں جب تک اس کے ذریعے ضرورت کی چیزیں مہیا کرکے آدمی سکون حاصل نہ کرے اس وقت تک روپیہ پیسہ بذات خود کوئی چیز نہیں ہے۔

ایک یہودی کا عبرتناک واقعہ

ایک بزرگ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ پہلے زمانے میں ایک یہودی بہت بڑا مالدار اور سرمایہ دار تھا اس زمانے میں لوگ اپنی دولت زیر زمین خزانے بنا کر اس میں رکھا کرتے تھے، تو اس یہودی نے خزانے میں سونا چاندی کے انبار ڈھیر جمع کیا ہوا تھا ایک مرتبہ وہ یہودی اپنے خزانوں کا خفیہ طور پر معائنہ کرنے کے لئے گیا اور جب اندر گیا تو اس چوکیدار کو بھی اطلاع نہیں کی جس کو وہاں خزانے پر اس نے مقرر کیا تھا تاکہ یہ دیکھے کہ وہ چوکیدار تو کہیں خیانت نہیں کررہا ہے اور اس خزانے کے دروازے کا سسٹم ایسا تھا کہ وہ اندر سے بند تو ہوتا ہے لیکن کھل نہیں سکتا تھا، صرف باہر سے ہی کھل سکتا تھا اب اس نے بے خیالی میں دروازہ اندر سے بند کردیا اب کھولنے کا کوئی راستہ نہیں تھا باہر چوکیدار یہ سمجھتا رہا کہ خزانہ بند ہے اور اس کے ذہن میں یہ تصور بھی نہیں تھا کہ خزانے کا مالک اندر ہے اب وہ اندر جاکر خزانہ کی تفتیش کرتا رہا اور جب دیکھ بھال سے فارغ ہوکر واپس باہر نکلنا چاہا تو باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا اب وہاں پر قید ہے بھوک لگ رہی ہے اور خزانہ سارا موجود ہے لیکن بھوک نہیں مٹا سکتا، پیاس لگ رہی ہے اور خزانہ سارا موجود ہے، لیکن پیاس نہیں بجھا سکتا، رات کو نیند آرہی ہے اور خزانہ سارا موجود ہے لیکن بستر فراہم نہیں کرسکتا حتیٰ کہ جتنے دن بغیر کھائے پئے زندہ رہ سکتا تھا زندہ رہا اور پھر اسی خزانہ میں اس کا انتقال ہوگیا۔ تو یہ روپیہ پیسہ اپنی ذات میں انسان کو نفع پہنچانے والی چیز نہیں جب تک کہ نظام درست نہ ہو اور جب تک راستہ درست نہ ہو۔

گنتی میں دولت کی زیادتی

آج کی دنیا یہ کہتی ہے کہ اگر عورت کو گھر سے باہر نکال لیں گے تو ہمیں ورکرز مہیا ہوں گے اور اس کے نتیجے میں پروڈکشن زیادہ ہوگی اور دولت زیادہ ہوگی تو یہ بات ٹھیک ہے کہ گنتی میں تو دولت زیادہ ہوجائے گی لیکن جب تمہارا فیملی سسٹم تباہ ہوگیا اور جس کے نتیجے میں تمہاری قومی ترقی کا راستہ بند ہوگیا یہ کتنا بڑا نقصان ہوگیا۔

دولت کمانے کا مقصد

اس لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے عورت کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ زندگی کی یہ اہم ترین خدمت انجام دے کر وہ اپنی فیملی کے سسٹم کو استوار کرے اور اپنے گھر کو سنبھالے اس کے تو کوئی معنی نہیں کہ گھر اجڑا پڑا ہے اور ساری ترجیحات باہر کے کاموں میں صرف ہورہی ہے باہر رہ کر انسان جو کچھ کماتا ہے وہ تو اس لئے کماتا ہے کہ گھر کے اندر آکر انسان سکون حاصل کرے لیکن اگر گھر کا سکون تباہ ہے تو پھر اس نے جتنی کچھ کمائی کی وہ کمائی بیکار ہے۔

بچے کو ماں کی ماتا کی ضرورت

اس لئے گھر کے نظام کو استوار کرنے کے لئے اور بچوں کی صحیح تربیت کے لئے اور بچوں کو صحیح فکر پر ڈھالنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرائض عورت کے سپرد کئے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایک بچہ ماں اور باپ دونوں کا ہوتا ہے لیکن جتنا پیار اور جتنی ماتا اللہ تعالیٰ نے ماں کے دل میں رکھی ہے باپ کے دل میں اتنی نہیں رکھی اور بچے کو جتنا پیار اپنی ماں سے ہوتا ہے اپنے باپ سے اتنا نہیں ہوتا اور جب بچے کو کوئی تکلیف پہنچائے تو وہ چاہے کسی بھی جگہ پر ہو وہ فوراً ماں کو پکارے گا باپ کو نہیں پکارے گا اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ ماں میری مصیبت کا علاج کرسکتی ہے اور اسی محبت کے رشتے سے بچے کی تربیت ہوتی ہے اور جو کام ماں انجام دے سکتی ہے وہ باپ انجام نہیں دے سکتا۔ اگر کوئی باپ چاہے کہ میں ماں کی مدد کے بغیر بچے کی پرورش خود کرلوں تو باپ کے لئے یہ بات ممکن نہیں تجربہ کرکے دیکھ لیجئے آج کل لوگ بچوں کو نرسریوں کے اندر پالتے ہیں یاد رکھو کہ کوئی بھی نرسری بچے کو ماں کی ماتا فراہم نہیں کرسکتی، بچے کو کسی پولٹری فارم قسم کے ادارے کی ضرورت نہیں بلکہ بچے کو ماں کی ماتا اور اس کی شفقت کی ضرورت ہے اور ماں کی ماتا اور اس کی شفقت کو حاصل کرنے کے لئے یہ لازم ہے کہ عورت گھر کا نظام سنبھالے اگر کوئی عورت گھر کا نظام نہیں سنبھال رہی ہے تو وہ فطرت سے بغاوت کررہی ہے اور فطرت سے بغاوت کا نتیجہ وہی ہوتا ہے جو اس وقت آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔

آزادانہ میل جول کے نتائج

بہرحال عورت کے گھر سے باہر نکلنے سے ایک خرابی تو یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کے دل میں عورت کی کشش رکھی ہے اور عورت کے دل میں مرد کی کشش رکھی ہے، یہ فطری بات ہے آپ اس پر کتنے بھی پردے ڈالیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے جس کو جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ جب ان دونوں کے درمیان آزادانہ میل جول ہوگا اور آزادانہ اجتماع ہوگا تو وہ کشش جو انسان کے اندر فطری طور پر موجود ہے کسی نہ کسی وقت رنگ لاکر گناہ پر آمادہ کرے گی اور جب مرد اور عورت کا آزادانہ میلجول ہوگا اور ہر وقت میل ملاپ ہوگا اور ہر وقت ایک دوسرے کو دیکھیں گے تو اس کے نتیجے میں وہ یقیناً گناہ کی طرف بڑھیں گے آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ مغربی سوسائٹی کا طرز کیا ہے وہاں مرد اور عورت کے آزادانہ میل جول کے نتیجے میں کیا ہورہا ہے۔

ان ممالک میں کوئی مرد یا عورت ناجائز طریقے سے اپنی جنسی تسکین کرنا چاہے تو اس کے دروازے چوپٹ کھلے ہیں کوئی قانون ان کو روکنے والا نہیں ہے۔ کوئی معاشرہ ان کو روکنے والا نہیں۔ کوئی معاشرتی رکاوٹ ان پر عائد نہیں اس کے باوجود ان ممالک میں زنا بالجبر کے واقعات ساری دنیا سے زیادہ ہورہے ہیں کل ہی کے اخبار میں میں نے پڑھا کہ

"امریکہ میں ہر ۴۶ ویں سیکنڈ پر ایک زنا بالجبر کا واقعہ رونما ہوتا ہے اب بتایئے کہ جس ملک میں رضامندی کے ساتھ جنسی خواہش پوری کرنے کا راستہ کھلا ہوا ہے اس کے باوجود زنا بالجبر اتنی کثرت سے ہورہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟"

وجہ اس کی یہ ہے کہ انسان اپنی فطری حدود سے باہر نکل گیا ہے۔ جب تک انسان فطری حدود کے اندر رہ کر جنسی خواہشات کی تسکین کا راستہ اختیار کرے گا، اس وقت تک انسان جنسی خواہشات کی تکمیل کے ذریعہ سکون حاصل کرے گا لیکن جب وہ فطری حدود سے آگے بڑھے گا تو پھر وہ جنسی خواہش ایک نہ مٹنے والی بھوک اور نہ بجھنے والی پیاس میں تبدیل ہوجاتی ہے پھر وہ ایسی بھوک ہے جو کبھی نہیں مٹے گی اور ایسی پیاس ہے جو کبھی نہیں بجھے گی اور اس کے بعد پھر انسان کسی ایک حد پر جاکر قانع نہیں ہوتا بلکہ وہ مزید کا طلبگار رہے گا۔

اس لئے مرد اور عورت کا آزادانہ میل جول کا وہی نتیجہ ہوگا جو آپ دیکھ رہے ہیں اور اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کررہے ہیں اور یہ سب کچھ اس حکم سے بغاوت کا نتیجہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دیا کہ "اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔" آج یہ حکم چھوڑ کر دوسرے راستے پر چل پڑے ہیں۔

ضرورت کے وقت گھر سے باہر جانے کی اجازت

البتہ ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر عورت بھی ایک انسان ہے اس کو بھی گھر سے باہر جانے کی ضرورت پیش آسکتی ہے اس کے دل میں بھی گھر سے باہر نکلنے کی خواہش ہوتی ہے تاکہ وہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے ملاقات کرے اور بعض کو اپنی ذاتی ضرورت پوری کرنے کے لئے

بھی باہر نکلنے کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض اوقات اس کو جائز تفریح کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس کو ان کاموں کے لئے گھر سے باہر جانے کی اجازت ہونی چاہئے۔

خوب سمجھ لیجئے کہ یہ جو حکم ہے کہ گھر میں قرار سے رہو' اس کا یہ مطلب نہیں کہ گھر میں تالا لگا کر اس کو اندر بند کردیا جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ضرورت کے وقت وہ گھر سے باہر بھی جاسکتی ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ نے عورت پر کسی زمانے میں بھی روزی کمانے کی ذمہ داری نہیں ڈالی۔ شادی سے پہلے اس کی مکمل کفالت باپ کے ذمہ ہے اور شادی کے بعد اس کی تمام تر کفالت شوہر کے ذمہ ہے لیکن جس عورت کا نہ باپ ہو اور نہ شوہر ہو' اور نہ معاشی کفالت کا کوئی ذریعہ موجود ہو تو ظاہر ہے کہ اس کو معاشی ضرورت کے لئے گھر سے باہر جانا پڑے گا اس صورت میں باہر جانے کی اجازت ہے۔ اسی طرح اگر کسی سے ملنے کے لئے جانے کی ضرورت ہے' اس کے لئے باہر جانے کی اجازت ہے بلکہ جیسا کہ میں نے عرض کیا جائز تفریح کے لئے گھر سے باہر جانے کی اجازت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ بھی لے کر گئے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک صحابی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا' یارسول اللہ میں آپ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا۔

کیا عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی بھی میرے ساتھ دعوت ہے یا نہیں؟ چونکہ وہ زمانہ سادگی اور بے تکلفی کا تھا اور اس وقت ان کے ذہن میں حضرت عائشہؓ کو بلانے کا ارادہ نہیں تھا اس لئے انہوں نے صاف کہہ دیا کہ یارسول اللہؐ میں صرف آپ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صاف جواب دے دیا "اگر عائشہؓ کی دعوت نہیں تو میں بھی نہیں آتا کچھ عرصہ کے بعد وہ صحابی پھر حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہؐ! میں آپ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے پھر وہی سوال کیا کہ "کیا عائشہؓ کی بھی میرے ساتھ دعوت ہے یا نہیں؟" انہوں نے پھر وہی جواب دے دیا کہ یارسول اللہؐ! صرف آپ کی دعوت ہے۔ آپ نے پھر انکار فرمادیا کہ پھر میں بھی نہیں جاؤں گا۔ کچھ عرصہ کے بعد تیسری مرتبہ آکر پھر دعوت دی اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! میرا دل چاہتا ہے کہ آپ میری دعوت قبول فرمائیں۔ آپ نے پھر پوچھا کہ "کیا عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی بھی میرے ساتھ دعوت ہے؟ اس کی مرتبہ انہوں نے کہا کہ ہاں! یارسول اللہؐ! جی ہاں یارسول اللہؐ! حضرت عائشہؓ کی بھی آپ کے ساتھ دعوت ہے آپ نے فرمایا اب میں دعوت قبول کرتا ہوں۔

روایت میں تو اس کی صراحت نہیں البتہ بعض علماء نے لکھا کہ عام طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول نہیں تھا کہ جب کوئی شخص آپ کی دعوت کرتا تو آپ ضرور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ساتھ لے جانے کی شرط لگاتے بلکہ آپ کا یہ معمول تھا کہ جب کوئی شخص آپ کی دعوت کرتا تو آپ اس کو قبول فرمالیتے تھے لیکن بعض علماء نے لکھا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر جو صحابی آپ کی دعوت کررہے تھے شاید ان کے دل میں حضرت عائشہؓ کی طرف سے کوئی میل اور کدورت ہوگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اس کدورت کو دور کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے آپ نے بار بار حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ساتھ لے جانے کی شرط لگائی۔

جائز تفریح کی ضرورت

یہ دعوت مدینہ طیبہ میں نہیں تھی بلکہ مدینہ طیبہ سے باہر کچھ فاصلے پر ایک بستی میں تھی اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کو ساتھ لے کر چلے اور راستے میں ایک کھلا میدان آیا جس میں کوئی دوسرا شخص موجود نہیں تھا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اگر تم دوڑ لگانا چاہو تو دوڑ لگاؤ اور ان کے ساتھ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوڑ لگائی اب ظاہر ہے کہ دوڑ لگانا ایک جائز تفریح تھی تو اس جائز تفریح کا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام فرمایا اس لئے ایک خاتون کو اس کی بھی ضرورت ہوتی ہے تو اس قسم کی تفریح کی اجازت ہے بشرطیکہ جائز حدود میں ہو۔

زیب وزینت کے ساتھ نکلنا جائز نہیں

تو باہر نکلنے کے لئے یہ شرط لگادی کہ حجاب کی پابندی ہونی چاہئے اور اس طرح علی الاعلان اپنے جسم کی نمائش کرتے ہوئے نہ نکلو اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اگلا جملہ ارشاد فرمایا۔

"اگر کبھی نکلنے کی ضرورت ہو تو اس طرح زیب وزینت کے ساتھ نمائش کرتی ہوئی نہ نکلو جیسا کہ جاہلیت کی عورتیں نکلا کرتی تھیں اور ایسی آرائش اور زیب وزینت کے ساتھ نہ نکلو جس سے لوگوں کی توجہات ان کی طرف مائل ہوں بلکہ حجابات کی پابندی کے ساتھ پردہ کرکے نکلو اور جسم ڈھیلے ڈھالے لباس میں چھپا ہوا ہو" ہمارے زمانے میں تو برقع کا رواج ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چادریں استعمال ہوتی تھیں اور وہ چادر سر سے لے کر پاؤں تک پورے جسم کو چھپالیتی تھیں خلاصہ یہ ہے کہ ضرورت کے وقت عورت کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت تو دی گئی لیکن اس کے باہر نکلنے سے فتنے کا جو اندیشہ ہے اس فتنے کا سدباب پردہ کے ذریعہ ہوجائے اس لئے حجابات کا حکم عائد کیا گیا۔

پردہ کا حکم صرف ازواج مطہراتؓ کو ہے؟

بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ پردہ کا حکم صرف ازواج مطہرات کے لئے تھا اور یہ حکم ان کے علاوہ دوسری عورتوں کے لئے نہیں ہے اور اسی مندرجہ بالا آیت ہی سے استدلال کرتے ہیں کہ اس آیت میں خطاب صرف ازواج مطہرات کو کیا جارہا ہے حالانکہ یہ بات نقلی اور عقلی ہر اعتبار سے غلط ہے اس لئے ایک طرف تو اس آیت میں شریعت کے بہت سے احکام دیئے گئے ہیں مثلاً" ایک حکم تو یہی ہے کہ "جاہلیت کی عورتوں کی طرح خوب زیب وزینت اور آرائش کرکے باہر نہ نکلو تو کیا یہ حکم بھی صرف ازواج مطہراتؓ کو ہے؟ اور کیا دوسری عورتوں کو اس کی اجازت ہے کہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح زیب وزینت کرکے باہر نکلا کریں؟ ظاہر ہے کہ دوسری عورتوں کو بھی اجازت نہیں' اور آگے ایک حکم یہ دیا کہ نماز قائم کرو تو کیا نماز قائم کرنے کا حکم صرف ازواج مطہراتؓ کو ہے؟ دوسری عورتوں کو نماز کا حکم نہیں اور اس کے بعد ایک حکم یہ دیا گیا کہ زکوٰۃ ادا کرو' تو کیا زکوٰۃ دینے کا حکم صرف ازواج مطہراتؓ کو ہے۔ دوسری عورت کو نہیں؟ اور آگے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تو کیا اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کا حکم صرف ازواج مطہرات کو ہے' دوسری عورتوں کو نہیں ہے؟ پوری آیت کا سیاق وسباق یہ بتا رہا ہے کہ اس آیت میں جتنے بھی احکام ہیں وہ سب کے لئے عام ہیں اگرچہ براہ راست خطاب ازواج مطہراتؓ کو ہے لیکن ان کے واسطے سے پوری امت کو خطاب ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حجابات اور پردے کا مقصد یہ تھا کہ معاشرے کے اندر بے پردگی کے نتیجے میں جو فتنہ پیدا ہوسکتا ہے اس کا سدباب کیا جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا فتنہ صرف ازواج مطہراتؓ کے باہر نکلنے سے پیدا ہوگا؟ معاذ اللہ!

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۲۳۵۵۲۳ -

وہ ازواج مطہراتؓ کہ ان جیسی پاکیزہ خواتین اس روئے زمین پر پیدا نہیں ہوئیں۔ کیا انہیں سے فتنے کا خطرہ تھا؟ کیا دوسری عورتوں کے نکلنے سے فتنہ کا اندیشہ نہیں؟ جب ازواج مطہراتؓ کو یہ حکم دیا جارہا ہے کہ تم پردہ کے ساتھ نکلو تو دوسری عورتوں کو یہ حکم بطریق اولیٰ دیا جائے گا اس لئے کہ ان سے فتنہ کا اندیشہ زیادہ ہے۔

پردہ کا حکم تمام خواتین کے لئے

اس کے علاوہ دوسری آیت میں پوری امت مسلمہ سے خطاب ہے۔ فرمایا

"اے نبی! اپنی بیویوں سے بھی کہہ دو اور اپنی بیٹیوں سے بھی کہہ دو اور تمام مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے چہروں پر اپنی چادریں لٹکالیا کریں (سورہ احزاب)

اس سے زیادہ صاف اور واضح حکم کوئی اور نہیں ہوسکتا۔

حالت احرام میں پردہ کا طریقہ

آپ کو معلوم ہے کہ حج کے موقع پر احرام کی حالت میں عورت کے لئے کپڑے کو چہرے پر لگانا جائز نہیں۔ مرد سر نہیں ڈھک سکتے اور عورتیں چہرہ نہیں ڈھک سکتیں جب حج کا موسم آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہراتؓ کو حج کرانے کے لئے تشریف لے گئے اس وقت یہ مسئلہ پیش آیا کہ ایک طرف تو پردہ کا حکم ہے اور دوسری طرف یہ حکم ہے کہ حالت احرام میں کپڑا منہ پر نہ لگنا چاہئے' حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جب ہم حج کے سفر پر اونٹ پر بیٹھ کر جارہی تھیں تو راستے میں جب سامنے کوئی اجنبی نہ ہوتا تو اپنے نقاب الٹے رہنے دیتیں اور ہم نے اپنے ماتھے پر ایک لکڑی لگائے ہوئی تھی اور جب کوئی قافلہ یا اجنبی مرد سامنے آتا دکھائی دیتا تو ہم اپنا نقاب اس لکڑی پر ڈال دیتے تاکہ وہ نقاب چہرے پر بھی نہ لگے اور جو مرد سامنے آئیں ان کا سامنا نہ ہو اور یہ روایت غالباً صحیح بخاری میں موجود ہے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ احرام کی حالت میں بھی ازواج مطہراتؓ نے پردہ کو ترک نہیں کیا۔

ایک خاتون کا پردہ کا اہتمام

ابوداؤد کی روایت ہے کہ ایک خاتون کا بیٹا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا ہوا تھا جنگ کے بعد تمام مسلمان واپس آئے لیکن اس کا بیٹا واپس نہیں آیا اب ظاہر ہے کہ اس وقت اس ماں کی بے تابی کی کیا کیفیت ہوئی ہوگی اور اس بے تابی کے عالم میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پوچھنے کے لئے دوڑیں کہ میرے بیٹے کا کیا بنا؟ اور جاکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میرے بیٹے کا کیا ہوا؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ تمہارا بیٹا تو اللہ کے راستے میں شہید ہوگیا اب بیٹے کے مرنے کی اطلاع اس پر بجلی بن کر گری اس اطلاع پر اس نے جس صبروضبط سے کام لیا وہ اپنی مثال آپ ہے لیکن اس عالم میں کسی شخص نے اس خاتون سے یہ پوچھا کہ اے خاتون! تم اتنی پریشانی کے عالم میں بھی اپنے گھر سے نکل کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اس حالت میں بھی تم نے اپنے چہرے پر نقاب ڈالا ہوا ہے؟ اور اس وقت بھی نقاب ڈالنا نہیں بھولیں جواب میں اس خاتون نے کہا کہ میرا بیٹا تو فوت ہوا ہے لیکن میری حیا تو فوت نہیں ہوئی۔ تو اس حالت میں بھی پردہ کا اتنا اہتمام فرمایا۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب فضل قتال الروم علی غیرہ حدیث ۲۴۸۸)

عرب کے طعنوں سے مرعوبیت

غرض یہ کہنا تھا کہ حجاب کا یہ حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نازل فرمایا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں اس کی تفصیل بیان فرمائی اور ازواج مطہراتؓ اور صحابیاتؓ نے اس حکم پر عمل کرکے دکھایا اب مغرب نے یہ پروپیگنڈہ کرنا شروع کردیا ہے مسلمانوں نے عورتوں کے ساتھ بڑا ظالمانہ سلوک کیا ہے کہ ان کو گھروں میں بند کردیا ان کے چہروں پر نقاب ڈلوائے اور ان کو ایک کارٹون بنادیا تو کیا مغرب کے اس مذاق اور پروپیگنڈے کے نتیجے میں ہم اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احکام کو چھوڑ دیں۔ یاد رکھو! جب خود ہمارے اپنے دلوں میں یہ ایمان اور اعتماد پیدا نہ ہو کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو طریقہ سیکھا ہے وہی طریقہ ہے کوئی مذاق اڑاتا ہے تو اڑایا کرے کوئی طعنے دیتا ہے تو دیا کرے طعنے تو مسلمان کے گلے کا زیور ہے۔ انبیاء علیہ السلام جو اس دنیا میں تشریف لائے کیا ان کو یہ طعنے دیئے گئے کہ یہ تو پسماندہ لوگ ہیں یہ دقیانوسی ہیں یہ رجعت پسند ہیں یہ ہمیں زندگی کی راحتوں سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سارے طعنے تو انبیاء کو دیئے گئے اور تم جب مومن ہو تو انبیاء کے وارث ہو جس طرح وراثت میں اور چیزیں ملیں گی یہ طعنے بھی ملیں گے۔ کیا اس وراثت سے گھبراکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کار کو چھوڑ دو گے؟ اگر اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہے تو ان طعنوں کو سننے کے لئے کمر مضبوط کرکے بیٹھنا ہوگا۔

پھر بھی تیسرے درجے کے شہری رہو گے

اور اگر فرض کرلو کہ ان طعنوں کے نتیجے میں ان کے کہنے پر عمل کرلیا وہ کہتے ہیں کہ عورتوں کو گھر میں مت بٹھاؤ اور ان کو پردہ نہ کراؤ حجابات نہ کراؤ اب آپ نے ان کی بات مانتے ہوئے اس پر عمل کرلیا اور عورتوں کو باہر نکال دیا ان کا پردہ بھی اتار دیا دوپٹہ بھی اتار دیا سبھی کچھ کرلیا لیکن کیا انہوں نے یہ مان لیا کہ تم ہمارے ہو اور یہ کہ انہوں نے تمہیں وہی حقوق دے دیئے۔ کیا تمہیں وہی عزت دے دی؟ نہیں بلکہ اب بھی تم رجعت پسند اور دقیانوسی ہو اور اب بھی جب تمہارا نام آئے گا تو طعنوں کے ساتھ آئے گا۔ باوجود یکہ سر سے لے کر پاؤں تک ہر چیز میں ان کی بات مان لی۔ پھر بھی تم تیسرے درجے کے شہری رہو گے۔

کل ہم ان کا مذاق اڑائیں گے

لیکن اس کے برخلاف اگر تم نے ان کے طعنوں سے ایک مرتبہ صرف نظر کرلی اور یہ سوچا کہ یہ لوگ تو طعنے دیا ہی کریں گے اور برا مانیں گے لیکن ہمیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر جانا ہے تو ازواج مطہراتؓ کے راستے پر جانا ہے تو پھر ہزاروں طعنے دیں اور ہمارا مذاق اڑائیں اور ہم پر ہنسیں لیکن ایک دن آئے گا کہ ہم ان پر ہنسیں گے (سورہ مطففین) قرآن کریم نے کفار کے بارے میں فرمایا کہ یہ کفار مسلمانوں کے ساتھ دنیا میں تو یہ معاملہ کرتے تھے کہ ان کو دیکھ کر ان کی ہنسی مذاق اڑاتے اور جب ان کے پاس سے کوئی مسلمان گزرتا تو یہ لوگ ایک دوسرے کو اشارے کرتے کہ دیکھو مسلمان جارہا ہے۔ لیکن جب آخرت کا مرحلہ آئے گا تو یہ ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے اور صوفوں پر بیٹھے ان کو دیکھ رہے ہوں گے انشاء اللہ یہ دنیا کی زندگی کتنے دن کی ہے؟ یہ کفار کتنے دن ہنسی مذاق اڑائیں گے؟ جس دن آنکھ بند ہوگی اس دن معلوم ہوگا کہ جو لوگ مذاق اڑاتے تھے ان کا انجام کیا ہوا اور جس کا مذاق اڑایا جاتا تھا ان کا انجام کیا ہوگا بجائے اس کے کہ اس ہنسی سے مرعوب ہوکر اپنا راستہ چھوڑ دو اپنے طریقے کو خیرباد کہہ دو نجات کا راستہ صرف ایک ہی ہے کہ ہنسی مذاق اڑائیں طعنہ دیں جو کچھ چاہیں کریں لیکن ہم اپنا طریقہ چھوڑنے والے نہیں۔

عزت اسلام کو اختیار کرنے میں ہے

یاد رکھو جو شخص اس کے لئے ہمت کرکے اپنی کمر باندھ لیتا ہے وہی شخص دنیا سے اپنی عزت بھی کراتا ہے عزت درحقیقت اسلام کو چھوڑنے میں نہیں بلکہ اسلام کو اختیار کرنے میں ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو کچھ عزت دی ہے وہ اسلام کی بدولت دی ہے اگر ہم اسلام کو چھوڑ دیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں عزت کے بجائے ذلت سے ہمکنار کردیں گے۔

داڑھی بھی گئی اور ملازمت بھی نہیں ملی

میرے ایک بزرگ نے ایک سچا واقعہ سنایا جو بڑی عبرت کا واقعہ ہے وہ یہ کہ ان کے ایک دوست لندن میں تھے اور کسی ملازمت کی تلاش میں تھے اور ملازمت کے لئے ایک جگہ انٹرویو دینے کے لئے گئے اس وقت ان کے چہرے پر داڑھی تھی جو شخص انٹرویو لے رہا تھا اس نے کہا کہ داڑھی کے ساتھ یہاں کام کرنا مشکل ہے اس لئے یہ داڑھی ختم کرنی ہوگی۔ اب یہ بڑے پریشان ہوئے کہ اپنی داڑھی ختم کروں یا نہ کروں اس وقت وہ واپس ہوکر چلے آئے اور دو تین روز تک دوسری جگہوں پر ملازمت تلاش کرتے رہے اور کشمکش میں مبتلا رہے۔ دوسری ملازمت نہیں مل رہی تھی اور بے روزگار اور پریشان بھی تھے آخر میں فیصلہ کیا کہ چلو داڑھی کٹوا دیتے ہیں تاکہ ملازمت تو مل جائے چنانچہ داڑھی کٹوا دی اور اسی جگہ ملازمت کے لئے پہنچ گئے جہاں

پہنچے تو انہوں نے پوچھا کہ کیسے آنا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے کہا تھا کہ یہ داڑھی کٹوا دو تو تمہیں ملازمت مل جائے گی۔ اس نے پوچھا کہ آپ مسلمان ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! اس نے پھر پوچھا کہ آپ اس داڑھی کو ضروری سمجھتے تھے یا غیر ضروری سمجھتے تھے؟ اس نے جواب دیا کہ اس کو ضروری سمجھتا تھا اسی وجہ سے رکھی تھی۔ اس نے کہا کہ جب آپ جانتے تھے کہ یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ کے حکم کو چھوڑ دیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے وفادار نہیں ہیں اور جو شخص اپنے اللہ کا وفادار نہ ہو وہ اپنے افسر کا بھی وفادار نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اب ہم آپ کو ملازمت پر رکھنے سے معذور ہیں داڑھی بھی گئی اور ملازمت بھی نہ ملی۔ صرف داڑھی ہی نہیں بلکہ اللہ کے جتنے احکام ہیں ان میں کسی کو یہ سوچ کر چھوڑنا کہ لوگ اس کا مذاق اڑائیں گے یہ بسا اوقات دنیا و آخرت دونوں کی تباہی کا باعث بن جاتا ہے۔

چہرہ کا بھی پردہ ہے

حجابات کے بارے میں اتنی بات ضرور عرض کردوں کہ حجاب میں اصل بات یہ ہے کہ سر سے لے کر پاؤں تک پورا جسم چادر سے یا برقع سے یا کسی ڈھیلے ڈھالے گون سے ڈھکا ہوا ہو اور بال ڈھکے ہوئے ہوں اور چہرے کا حکم یہ ہے کہ اصلاً چہرے کا پردہ ہے اس لئے چہرے پر بھی نقاب ہونا چاہئے اور یہ آیت جو اوپر ذکر کی گئی ہیں۔

اس آیت کی تفسیر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں خواتین یہ کرتی تھیں کہ چادر اپنے اوپر ڈال کر اس کا ایک پلہ چہرہ پر ڈال لیتی تھیں اور صرف آنکھیں کھلی رہتی تھیں اور باقی چہرہ چادر کے اندر ڈھکا ہوتا تھا۔ تو حجاب کا اصل طریقہ ہے البتہ چونکہ ضروریات بھی پیش آتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے چہرے کی حد تک یہ گنجائش دی ہے کہ جہاں چہرہ کھولنے کی شدید ضرورت موجود ہو اس وقت صرف چہرہ کھولنے اور ہاتھوں کو گٹوں تک کھولنے کی اجازت ہے اور اصل حکم یہی ہے کہ چہرہ سمیت پورا جسم ڈھکا ہونا چاہئے۔

مردوں کی عقل پر پردہ

بہرحال یہ "حجاب" کے مختصر احکام میں واقعہ یہ ہے کہ ایک عورت کی پاکیزگی اور پارسا زندگی کے لئے حجاب ایک بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ لہٰذا مردوں کا فرض ہے کہ وہ خواتین کو اس پر آمادہ کریں اور خواتین کا فرض ہے کہ وہ اس کی پابندی کریں افسوس اس وقت ہے کہ جب بعض اوقات خواتین حجاب کرنا چاہتی ہیں لیکن مرد راستے میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ اکبر الہ آبادی مرحوم نے بڑا اچھا قطعہ کہا ہے کہ

بے پردہ نظر آئیں کل جو چند بیبیاں
اکبر غیرت قومی سے زمین میں گڑ گیا
پوچھا جو ان سے پردہ تمہارا کہاں گیا
کہنے لگیں عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

اللہ اپنی رحمت سے ہمیں غلط خیالات سے نجات عطا فرمائے۔

ہفت روزہ ختم نبوت

دنیا بھر میں آپ کے تجارتی و کاروباری تعارف کا مؤثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وہائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے۔

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

80,000

سے زائد افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروزِ حشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت و معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ہفت روزہ ختم نبوت

پڑھیے اور دوسروں تک بھی پہنچائیے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ایم۔ اے جناح روڈ
پرانی نمائش کراچی

فون:۔ 7780337 ● فیکس:۔ 7780340

تاثرات و مشاہدات

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

کا دورہ بنگلہ دیش

مولانا اللہ وسایا ملتان

کراچی سے روانگی:

۱۸ر دسمبر ۱۹۹۲ء کو ۲ بجے کی بنگلہ دیش ایئر لائن سے حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈھاکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ کراچی ایئر پورٹ پر آپ کو جماعتی رفقاء و خدام اور متوسلین و متعلقین نے چشم پر نم سے الوداع کہا۔ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد صاحب' صاحبزادہ مولانا حافظ محمد عابد صاحب' جناب محمد خان خاکوانی صاحب اور فقیر راقم الحروف کو بھی آپ کی ہمراہی کا شرف حاصل تھا۔ ساڑھے تین گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد ضیاء انٹرنیشنل ائیرپورٹ ڈھاکہ پر آپ اترے۔ جہاز کی سیڑھیوں پر ہی انجمن دین حنیف ڈھاکہ کے ڈائرکٹر صاحبان نے اپنے چیئرمین جناب شمس الضحیٰ صاحب کی قیادت میں آپ کا خیر مقدم کیا' آپ کو وی آئی پی لاؤنج لایا گیا تعارف و دعاء کے بعد آپ انجمن دین حنیف ڈھاکہ کے مرکزی دفتر خانقاہ سراجیہ بنانی ڈھاکہ کے لئے روانہ ہوئے وہاں پر خانقاہ سراجیہ کے نگران اور انجمن دین حنیف ڈھاکہ کے سرپرست جناب بھائی حنان صاحب کی سربراہی میں سینکڑوں حضرت کے خدام متعلقین متوسلین اور جماعتی رفقاء نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ یہاں پہنچنے تک چونکہ مغرب کا وقت ہو گیا تھا۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم کی امامت میں حاضرین نے نماز ادا کی۔ سنن و نوافل اور دعاء کے بعد فقیر راقم الحروف کا مختصر بیان ہوا جس میں دورہ کے اغراض و مقاصد اور اس وقت کو زیادہ سے زیادہ کام میں لانے کی ضرورت اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر چند گزارشات کی گئیں۔

ڈھاکہ میں مصروفیات:

جناب ڈاکٹر محمد علی صاحب مرحوم ڈھاکہ حضرت امیر معرفت حضرت ثانی مولانا محمد عبد اللہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ اور حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے متعلقین و متوسلین اور خدام میں سے تھے آپ نے ڈھاکہ میں "ذکر و فکر" کے لئے خانقاہ سراجیہ قائم کی۔ آجکل اس کے نگران بھائی حنان صاحب ہیں جو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر صرف اور صرف اپنے مربی ڈاکٹر مرحوم صاحب کے حکم کی تعمیل میں خانقاہ شریف میں مقیم ہیں۔ خانقاہ سراجیہ کے نظم کو چلانے کے لئے انجمن دین حنیف ڈھاکہ کے نام سے ایک انجمن قائم کی گئی ہے جس کے اعلیٰ تعلیم یافتہ چار ڈائرکٹرز ہیں۔ اس کے چیئرمین جناب شمس الضحیٰ صاحب ہیں۔ اس انجمن کی بنگلہ دیش میں چوالیس کے قریب باضابطہ شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ انجمن کے اغراض و مقاصد میں تبلیغ اسلام اور ترویج قرآن کا مسئلہ سب سے اول ہے اس انجمن نے فتنی نگر میں ۲۷ ایکڑ اراضی لے کر صدیق اکبرؓ فاؤنڈیشن کے نام سے ایک بہت بڑے پراجیکٹ پر کام شروع کیا ہے۔ اس نو آباد بستی کا نام امیر معرفت حضرت ثانی مولانا محمد عبد اللہ رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت سے امیر نگر تجویز کیا ہے۔ خانقاہ سراجیہ کندیاں (میانوالی پاکستان) کی جامع مسجد کی طرز و نقشہ پر یہاں امیر نگر میں جامع مسجد کندیاں کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ پچھلے سفر حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے اس کی بنیاد رکھی تھی۔ آج وہاں پر وسیع و عریض جامع مسجد کے پلر کھڑے ہو چکے ہیں ڈھنب تک مسجد کی بنیادوں کا کام ہو چکا ہے۔ یہ مسجد اتنی وسیع و عریض ہے کہ اس میں پندرہ ہزار نمازیوں کی بیک وقت نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی اس پراجیکٹ میں یتیم خانہ قائم کیا گیا ہے اس میں یتیم بچوں کو داخل کیا جاتا ہے' ان کی رہائش خوراک' تعلیم و تربیت سمیت تمام مصارف کی ذمہ دار انجمن دین حنیف ہے۔ اس میں بچوں کا ایک ہی لباس دیکھ کر اس ماحول پر رشک آتا ہے۔ قرآن مجید حفظ و ناظرہ کا فی الحال اہتمام کیا گیا ہے۔ دو قاری حافظ مدرسین یہ کام سنبھالے ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی علاقہ کے غریب و نادار طلباء کے لئے ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں داخلہ لینے والے طلباء کو ٹیکنیکل کورس کرایا جاتا ہے سند دی جاتی ہے اور ان کو ملازمت دلائی جاتی ہے اس طرح انجمن دین حنیف اپنے ملک کی روحانی تعلیمی اور معاشی میدان میں بہت بڑی خدمت کر رہی ہے۔ انجمن دین حنیف کے زیر اہتمام بنگلہ زبان میں ماہانہ میگزین شائع ہوتا ہے۔ انجمن کا تمام تر کام شورائی نظام کے تحت چل رہا ہے اور اپنے حدود و دائرہ میں رہ کر ادنیٰ سے اعلیٰ تک ہر مخلص و کارکن ایسی شاندار خدمات سرانجام دے رہا ہے جو قابل ستائش اور قابل تقلید ہیں۔ انجمن دین حنیف میں دو علماء کرام حضرات مولانا عبد القادر صاحب اور حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب بطور مبلغ کام کر رہے ہیں انجمن کے چیئرمین جناب شمس الضحیٰ صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنگلہ دیش کے وائس چیئرمین بھی ہیں انجمن دین حنیف کا ہر کارکن ختم نبوت کا چلتا پھرتا مبلغ ہے۔ انجمن کی کوششوں سے بنگلہ دیش میں ہزاروں افراد قرآن مجید کی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ نماز روزہ دین کے بنیادی مسائل سے بہرہ ور کرانے کی کاوشیں ایک مربوط نظام کے تحت کی جاری ہیں ذیل میں دی گئی تفصیلات کے مطابق ختم نبوت اور رد قادیانیت پر فقید المثال بیانات ہوئے جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۵ر دسمبر ۹۲ء بروز منگل بعد از نماز مغرب خانقاہ سراجیہ

۱۶ر دسمبر ۹۲ء بروز بدھ علماء کرام کا اجتماع بعد مغرب جامعہ عربیہ فرید آباد ڈھاکہ داعی جناب مولانا عبد الجبار صاحب

۱۷ر دسمبر ۹۲ء بروز جمعرات علماء کرام کا اجتماع بعد مغرب جامعہ عربیہ فرید آباد ڈھاکہ مہتمم جناب مولانا عطاء الرحمن خان صاحب

۱۷ر دسمبر ۹۲ء بعد نماز عصر جامعہ دینیہ پیر جھنگی مزار ڈھاکہ مہتمم مبشر احمد صاحب

۱۸ر دسمبر ۹۲ء بروز جمعۃ المبارک صبح ۸ بجے بشندرہ اسلامی سینٹر ڈھاکہ مہتمم مفتی عبد الرحمن صاحب

۱۸ر دسمبر ۹۲ء بعد نماز مغرب بیان انجمن دین حنیف صدر شمس الضحیٰ خان صاحب

۱۹ر دسمبر ۹۲ء سنیچر صبح آٹھ بجے جامعہ قرآنیہ البلاغ ڈھاکہ مہتمم مفتی فضل الحق امینی صاحب

۱۹ر دسمبر ۹۲ء شام تین بجے جامعہ محمدیہ محمد پور ڈھاکہ مہتمم مولانا ابو الکلام صاحب

۱۹ر دسمبر ۹۲ء بعد عصر ۴ بجے جامعہ رحمانیہ محمد پور ڈھاکہ مہتمم حضرت مولانا عزیز الحق صاحب

۱۹ر دسمبر ۹۲ء بعد نماز مغرب جامعہ اسلامیہ المالیہ محمد پور ڈھاکہ مہتمم جناب مولانا عبد الرؤف صاحب

۱۹ر دسمبر بعد نماز عشاء جامعہ مدنیہ باری دارہ ڈھاکہ مہتمم مولانا نور حسین قاسمی صاحب

۲۰ر دسمبر ۹۳ء بروز اتوار صبح آٹھ بجے امیر گر مفتی گنج

۲۰ر دسمبر ۹۳ء بعد مغرب جامعہ اسلامیہ اسلام پور ڈھاکہ مہتمم جناب مولانا عبدالغفور صاحب

۲۰ر دسمبر ۹۳ء بعد عشاء جامعہ دار القرآن شمس العلوم چوروڑی پاڑہ نیل گاؤں مہتمم مولانا اسحاق صاحب

۲۱ر دسمبر ۹۳ء بروز سوموار قبل ظہر جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ مہتمم حضرت مولانا شمس الدین قاسمی صاحب

۲۱ر دسمبر ۹۳ء بروز سوموار بعد عصر دار العلوم میرپور ڈھاکہ مہتمم م لانا عبد الرحمٰن رحمت پوری

۲۱ر دسمبر ۹۳ء بروز سوموار بعد مغرب دار الرشاد میرپور گیارہ نمبر مولانا سلمان صاحب

۲۱ر دسمبر ۹۳ء بروز سوموار بعد عشاء جامع مسجد میرپور امام خطیب مولانا امیر حسین صاحب

۲۲ر دسمبر ۹۳ء بروز منگل صبح گیارہ بجے جامعہ اعزازیہ جیسور مہتمم حضرت مولانا ابو الحسن صاحب

۲۳ر دسمبر ۹۳ء بروز جمعرات صبح نو بجے دار العلوم کھلنا مہتمم محمود الرحمٰن صاحب

۲۴ر دسمبر ۹۳ء بروز جمعرات صبح نو بجے جامعہ اشرفیہ رحمت اللہ الملا پارہ نرائن گنج مہتمم مولانا حسین احمد صاحب

۲۵ر دسمبر ۹۳ء بروز جمعہ ادائیگی جمعہ جامع مسجد چاٹگام خطیب مولانا عبد الاحد المدنی صاحب

۲۵ر دسمبر ۹۳ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب خانقاہ سراجیہ چاٹگام

۲۶ر دسمبر ۹۳ء بروز ہفتہ صبح دس بجے دار العلوم معین الاسلام ہاٹ ہزاری چاٹگام مہتمم مولانا احمد شفیع صاحب

۲۷ر دسمبر ۹۳ء بروز اتوار درگاہ تحفظ ختم نبوت دفتر انجمن دین حنیف بانی ڈھاکہ بعد نماز ظہر مدرسہ کاشف العلوم چاٹگام مولانا محمد اسماعیل حسین صاحب

۲۸ر دسمبر ۹۳ء بروز سوموار علماء کا اجتماع صبح نو بجے جامعہ عربیہ قرآنیہ البلاغ ڈھاکہ مولانا عبد الحق خطیب بیت المکرم

۲۸ر دسمبر بروز سوموار بعد مغرب جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ داعی مولانا شمس الدین قاسمی

۲۹ر دسمبر ۹۳ء بروز منگل واپسی کراچی کے لئے۔

دورہ کی عمومی رپورٹ:

(۱) ڈھاکہ قیام کے دوران ہر روز صبح دس بجے علیحدہ علیحدہ ہال میں اجتماعی طور پر مستورات اور بعد نماز ظہر مردوں نے اجتماعی طور پر حضرت اقدس خواجہ خان محمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ و امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بیعت کی اور یہ سلسلہ آخری دن تک جاری رہا ہزاروں مرد و خواتین نے بیعت کی بسا اوقات بیعت کرنے والوں کی تعداد اتنی زیادہ ہوتی کہ لائنیں بنا کر کپڑا لمبا کر کے بیعت کی جاتی' جب حضرت اقدس بیعت کے کلمات ارشاد فرماتے تو ہال گونج اٹھتا۔

(۲) عمومی بیانات میں ہر جگہ اتنی زیادہ حاضری اور جوش قابل رشک منظر پیش کرتا۔

(۳) دینی مدارس کے مہتمم و شیخ الحدیث مدرسین و طلباء نے ختم نبوت و امیر مرکزیہ سے اپنی والہانہ محبت کا قابل قدر نمونہ پیش کیا جس دینی ادارہ میں بیان ہوتا علماء و طلباء صف بستہ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کا استقبال کر کے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے۔

(۴) بنگلہ دیش کے دینی مدارس میں طلباء کی حاضری اتنی زیادہ ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے شاید و باید کوئی مدرسہ ہو جس میں دورہ حدیث نہ ہو' صرف ڈھاکہ شہر میں تیس سے زائد مدارس عربیہ میں دورہ حدیث کی تعلیم ہو رہی ہے۔ اکثر دینی مدارس میں دورہ حدیث کے طلباء کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔

مثلاً ہاٹ ہزاری کے مدرسہ معین الاسلام میں طلباء کی تعداد چار ہزار سے بھی متجاوز ہے اور اس میں شریک دورہ حدیث کے طلباء کی تعداد ساڑھے پانچ سو ہے۔

۵۔ مدارس میں بیانات کا سلسلہ خاصا مفید اور نتائج کے لحاظ سے حوصلہ افزا رہا۔ مدرسین و طلباء کی حاضری سے بیان کا ہال بھرجاتا دروازوں اور باہر برآمدہ میں بھی طلباء کھڑے ہو کر یکسوئی سے ختم نبوت کے بیانات سنتے۔ اور موقع بہ موقع پرجوش نعروں سے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے۔

۶۔ بنگلہ دیش میں نسبتاً غربت ہے۔ مگر جتنی غربت ہے اتنے ہی زیادہ عوام الناس دیندار دین سے پرجوش محبت اور فدائیت کا جذبہ رکھنے والے ہیں۔

۷۔ مدارس کے مہتمم شیخ الحدیث مدرسین و طلباء انتہائی متواضع' منکسار اور ایثار پیشہ ہیں۔ وسائل کے نہ ہونے کے باوجود دینی تعلیم سے ان حضرات کی وابستگی قابل قدر ہے۔

۸۔ مدارس عربیہ اپنی تمام تر وسعت کے باوجود طلباء کی حاضری کے اعتبار سے ان کی عمارات ناکافی ہیں۔ طلباء ہیں مگر عمارات نہیں (جبکہ ہمارے ہاں اس کا الٹ ہے) عمارات سادہ (اگر بروکارم سادگی و سکنت کا نمونہ ہیں۔ بانس کی چھتیں ناریل کے پتے ڈال کر بنائی گئی ہیں مگر قال اللہ قال الرسول کی صداؤں سے بنگلہ دیش کی فضاؤں کو منور کئے ہوئے ہیں۔

۹۔ بنگلہ دیش میں اس وقت تک (۱) مباہلہ کا چیلنج قبول ہے۔ قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر کے نام کھلا خط (۲) قادیانی کفریہ عقائد ایک نظر میں..... مدیر حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری (۳) اسلام اور مرزائیت ..... مولانا محمد ادریس کاندھلوی۔ (۴) قادیانی جھوٹا مدعی نبوت اپنی تحریرات کے شکنجہ میں..... مرتبہ مولانا عزیز الحق شیخ الحدیث (۵) اسلام کے نام پر نیا مذہب مرتبہ مولانا محمد یعقوب (۶) انگریزی نبی..... ترجمہ مولانا رشید الاسلام و مولانا عبد الحئی (۷) شفیع حق کا ختم نبوت نمبر ایڈیٹر مولانا شمس الدین قاسمی (۸) القادیانیہ..... مولانا شمس الدین قاسمی (۹) قادیانی محرف تفسیر کا تقابل کیجئے..... از مولانا شمس الدین قاسمی (۱۰) آخری نبی..... از اختر عالم صاحب سابق ایڈیٹر روزنامہ اتفاق و سفیر بنگلہ دیش متعینہ بحرین۔

یہ تمام کتب و رسائل بنگلہ دیشی زبان میں شائع ہو کر تقسیم ہو چکے ہیں۔ مجھے صرف یہی میسر آئے ورنہ بنگلہ زبان میں کہیں زیادہ اشاعتی کام ہوا ہے ان میں کئی کتب کی ضخامت سینکڑوں صفحات پر مشتمل ہے۔ مثلاً نمبر ۸' نمبر ۱۰ تین تین سو صفحات پر مشتمل ہیں۔ ماہنامہ دین حنیف ڈھاکہ ختم نبوت کا ماہنامہ میگزین ہے جو ہزاروں کی تعداد میں تسلسل کے ساتھ بنگلہ زبان میں شائع ہو رہا ہے۔

(۱۰) سرکاری دوائر۔ افسران و حکام ممبران اسمبلی کو فتنہ قادیانیت سے باخبر رکھنے کے لئے ملاقاتوں کا سلسلہ حوصلہ افزا نتائج کا حامل ہے۔ یہ سلسلہ جاری ہے اور دور رس نتائج کا حامل ہے۔

(۱۱) بنگال کے مسلمانوں نے قادیانیت کے احتساب کا ایسا آہنی شکنجہ تیار کیا ہے جس میں قادیانیت پھڑپھڑا رہی ہے۔ لندن سے ڈھاکہ تک کے قادیانی بلبلا اٹھے ہیں۔

معذرت

ایک ہفتہ مسلسل لائٹ نہ ہونے کی بناء پر گزشتہ ہفتے' ہفت روزہ ختم نبوت منظر عام پر نہ آسکا۔ جس کے لئے ادارہ اپنے معزز قارئین سے معذرت خواہ ہے۔

مفت مشورہ برائے خدمت خلق | دبلا پن | قد بڑھایئے

ہمارے پاس شفاء کی کوئی گارنٹی نہیں۔ شفاء کی گارنٹی صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

مخصوص امراض | پچکے گال | گنجا پن

مفت مشورہ 680840 680795

پتہ حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس گورنمنٹ آف پاکستان محلہ غلام محمد آباد چاندنی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ 38900

نیا سال مگر پرانی چال

۱۹۹۲ء اپنی تمام تر شر سامانیوں کے ساتھ رخصت ہوا ۱۹۹۳ء کا سورج طلوع ہوا اس پر کالم لکھے گئے تقریبات منعقد ہوئیں گزشتہ سال کو کٹہرے میں کھڑا کر کے اس پر مقدمات قائم کئے گئے۔ کسی نے اسے اچھا کہا' کسی نے برا' کسی نے اس کو خوش قسمت سال گردانا اور کسی نے اس پر نحوست اور بدبختی کا کلنک لگانے کی بیہودہ کوشش کی۔ طبلے اور ڈھول کی آواز اور رقص و سرور کی جھنکار پر نئے سال کو خوش آمدید کہا گیا۔ دیندار مسلمان خاموش رہے کیونکہ ان کا نیا سال جنوری میں نہیں ماہ محرم میں شروع ہوا کرتا ہے اور ہجرت اور ہجری سے بے نیاز لوگوں کو محرم والے سال سے کیا واسطہ۔ انہوں نے تو کبھی اس کی تکلیف گوارہ نہیں کی کہ اسلامی مہینوں کے نام یاد کرلیں۔ ان کے لئے اسلامی مہینے ایسے ہیں جیسے ہمارے نزدیک ساون بھادو اور جیٹھ کے۔ نہ ہمیں موسموں کی یہ رتیں یاد رہتی ہیں اور نہ کراچی کا موسم ان مہینوں کے آؤٹ کا پابند ہے بلکہ کراچی کے موسم کی گنگا ہمیشہ ترچھی بہتی ہے۔ تو جس طرح ہمیں اکثر و بیشتر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان موسمی مہینوں میں سے کون سا مہینہ بارش والا ہے اور کون سا گرمی والا۔ اسی طرح ہمارے مسلمان بھائیوں کو بھی اسلامی مہینوں کے آداب و احکامات اور واقعات کا علم نہیں ہوتا۔ اسی لئے ان کی زندگی کا محور جنوری سے دسمبر تک گھومتا ہے۔ لیکن اس سال کی جنوری کا جس طرح سے ہمارے ملک میں استقبال کیا گیا اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس نئے سال میں بھی ہم پرانی چال چلنے کے لئے کمربستہ ہیں۔ گزشتہ سال کے اٹھنے والے جنازوں' کفار کے ہاتھوں قتل ہونے والے مسلمانوں' عزت و عفت کے آبگینوں سے محروم ہونے والی مسلمان ماؤں' بہنوں کے عبرتناک حالات سے ہم نے کوئی سبق نہیں لیا۔

اپنی گردنوں سے غلامی کے طوق کو نکالنے کی کوئی تدبیر نہیں سوچی اور اس کا تو ہمیں خیال ہی نہیں رہا کہ ممکن ہے کہ یہ سال ہماری زندگی کا آخری سال ہو۔ ابھی نیا سال طلوع ہی ہوا تھا کہ جنرل آصف نواز اپنی وردی پہنے پہنے غروب ہوگئے اور اپنی چھپن سالہ زندگی کا تمام کچا چٹھہ لے کر بڑے دربار میں حاضر ہوگئے جہاں وردی کی نہیں اعمال کی قدر ہوگی۔ جہاں گفتار کو کردار کے ترازو میں اور اعمال کو اخلاص کے ترازو میں تولا جائے گا۔ اس لئے فضول خوشیاں منانے کی بجائے مسلمانوں کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ یہ دن اور سال سب اللہ کی مخلوق ہیں ان میں خوش قسمتی اور بدبختی انسان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔ سوائے چند فضیلت والے ایام کے علاوہ باقی سب دن' ہفتے اور سال برابر ہیں۔ یہ اس لئے نہیں کہ ان پر تبصرے ہوں بلکہ یہ ہمارے نامہ اعمال کے خالی صفحات ہیں جنہیں ہم بھرتے چلے جارہے ہیں۔ لیکن کبھی یہ نہیں سوچتے کہ یہ لمحے' یہ گھڑیاں کن کاموں میں بیت رہی ہیں۔ قبر کا درمیان کا یہ فاصلہ کس تیاری میں گزر رہا ہے۔ تعجب اور حیرت ہے ان لوگوں پر جو آگے کی طرف جارہے ہیں اور اپنی تمام توانائیوں کو پیچھے رہ جانے والی چیزوں پر خرچ کر رہے ہیں۔ اسی حالت کو دیکھ کر ایک حق شناس تڑپ اٹھے اور انہوں نے کہا۔

قدم سوئے مرقد' نظر سوئے دنیا
کہاں جارہا ہے' کدھر دیکھتا ہے

چلئے مان لیا کہ آپ کا نیا سال شروع ہوچکا ہے لیکن مسلمان تو اپنے گھر پیدا ہونے والے بچے کا استقبال اذان کے ذریعے سے کرتا ہے۔ اس سال کا استقبال رنڈیوں کے ناچ سے کیوں ہوا؟ صرف اس لئے کہ ہم جسمانی اور ذہنی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اسی لئے ہمارا جینا' ہمارا مرنا' ہماری خوشی' ہمارا غم سب کافروں کے طریقے پر ہو رہا ہے۔ وہی کافر جو کشمیر میں عزتیں لوٹ رہے ہیں' وہی کافر جو بوسنیا میں بچوں کو ذبح کر رہے ہیں' وہی کافر جو فلسطین میں قتل عام کر رہے ہیں' وہی کافر جو بابری مسجد گرا رہے ہیں۔

اس لئے امت مسلمہ کے نوجوانو! عزم کرلو کہ ۱۹۹۳ء کا سال کفر سے آزادی کا سال ہوگا۔ اس سال غلامی کی زنجیریں کٹیں گی۔ مظلوم مسلمانوں کو ظالموں سے نجات ملے گی۔ مگر یہ سب کچھ گیند بلے سے نہیں بلکہ اسلامی جہاد اور اسلحے کے زور پر ہوگا۔ جی ہاں! وہی جہاد ہے جس سے مرزا قادیانی ڈرتا رہا ہے……!

غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے

مرزائیت سرکار دو عالم ﷺ سے بغاوت کا نام ہے
اس بغاوت کو کچل کر رکھ دیجئے
تاکہ واضح ہو جائے کہ حضرت محمد عربی خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے غیور غلاموں کی غیرت ابھی زندہ ہے

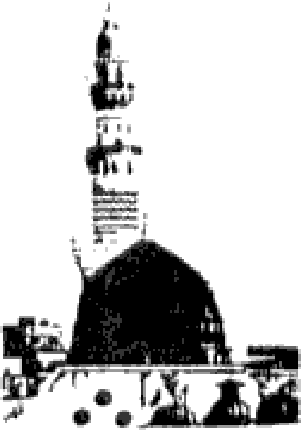

ادارہ کرم پبلیکیشنز نے مذکورہ کیلنڈر پانچ کلر آرٹ پیپر سائز ۳۰×۲۰ میں شائع کیا ہے جو انتہائی خوبصورت ہے جو ادارہ مرزائیت کے خلاف جذبہ جہاد سے سرشار اس کیلنڈر کو چھپوا کر تقسیم کرنا چاہے۔ وہ تین روپے فی کیلنڈر کے حساب سے ہم سے چھپوا سکتا ہے جو ادارہ چھپوائے گا نیچے اس ادارہ کا نام بطور ناشر شائع کیا جائے گا' وہ ادارہ اپنی رقوم نیشنل بینک آف پاکستان مصطفی آباد لاہور نمبر ۱۵ کے اکاؤنٹ ۳۳۳ کے نام ڈرافٹس ارسال فرمائیں۔

کرم پبلی کیشنز چشتیہ منزل نمبر ۹ رحمت کالونی مصطفی آباد۔ لاہور ۱۵

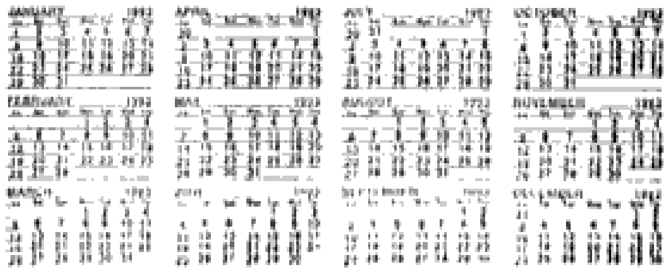

یورپ اور بنیاد پرستی ○ ایک ابہام اور اس کی وضاحت

نتیجہ فکر صوفی نثار احمد خاں

اسلام دشمن قوتیں مسلمانوں کو اپنے دین سے برگشتہ کرنے کے لئے طرح طرح کے طریقے استعمال کر رہی ہیں ایک طریقہ ان کو رجعت پسند اور بنیاد پرست کہہ کر ان کے خلاف نفرت کی فضا پیدا کرنا اور ان میں اختلاف پیدا کر کے آپس میں لڑانا اور نفاذ شریعت کی راہ روکنا ہے۔ یہ قوتیں بنیاد پرست اس کو کہتی ہیں جو سچا اور پکا مسلمان ہو' اسلام کے بنیادی ارکان اور قرآن وسنت پر عامل اور اس کے نفاذ میں کوشاں ہو افسوس صد افسوس کہ کچھ مسلمان نادانی' کسی مصلحت یا کسی سے مرعوب ہو کر یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم بنیاد پرست نہیں' اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم اسلام کے بنیادی اصولوں کو نہیں مانتے' یہ صریح گمراہی کی بات ہے' بعض لوگ تذبذب کا شکار ہیں کہ بنیاد پرستی ہے کیا چیز؟ اسی بات کی وضاحت ذیل کی نظم میں کی گئی ہے۔ حق تعالیٰ کفر اور بے دینی سے محفوظ رکھے اور خاتمہ ایمان پر کرے آمین۔ دوستوں سے گزارش ہے کہ اس نظم کو خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں اور اس کی خوب تشہیر و اشاعت کریں۔

یہ بھیڑ سی کیسی ہے یہ کیا شور مچا ہے ہر سمت سے بنیاد پرستی کی صدا ہے
پوچھے کوئی یورپ سے یہ کیوں حشر بپا ہے بنیاد پرستی سے مراد آپ کی کیا ہے
توحید و رسالت ہے کیا بنیاد پرستی ؟
مذہب سے عقیدت ہے کیا بنیاد پرستی ؟

رجعت کا ہے طعنہ تو کبھی زد پہ ہے مذہب ہے طنز کی بوچھار میں مسلک کبھی مشرب
بنیاد پرستی سے اگر آپ کا مطلب ہے دین محمدؐ کی اطاعت تو سنو اب
ہم دیں کی اطاعت سے نہ باز آئیں گے ہرگز
ہم ملحد و بے دین نہ کہلائیں گے ہرگز

روزہ ہے نماز' حج ہے زکوٰۃ اور ہے ایماں بنیاد ہیں اسلام کی یہ پانچ ہی ارکان
عامل ہے جو ان پر ہے وہی سچا مسلمان بنیاد پرست اس کو ہی کہتے ہیں یہ نادان
بنیاد پرستی جو یہی ہے تو تبارک
سو بار مبارک ہمیں سو بار مبارک

ہے پانچ اصولوں پہ جو اسلام کی بنیاد مسلم کی ہے دنیا' اسی بنیاد پہ آباد
دل سب کے ہیں توحید و رسالت سے بہت شاد اس نے ہی کیا ہم کو' ہر اک قید سے آزاد
تم اس کو اگر کہتے ہو بنیاد پرستی
یہ چیز تو پھر ہم سے الگ ہو نہیں سکتی

بنیاد پرستی تو سعادت ہے ہماری عزت ہے' امانت ہے' عبادت ہے ہماری
سرمایہ ہے' محنت ہے' ریاضت ہے ہماری ہم اس سے جو ہٹ جائیں تو آفت ہے ہماری
بنیاد پرستی ہی سے ہم زندہ ہیں اب تک
رخشندہ و پائندہ و تابندہ ہیں اب تک

بنیاد پرستی سے تمہیں اتنا نفر ہے احسان سے کیا اس کے کہیں تم کو نفر ہے
سایہ تمہیں جس نے دیا یہ وہ ہی شجر ہے کھایا کبھی اس نخل کا تم نے بھی ثمر ہے
ہم جھوٹ نہیں کہتے ہیں تاریخ ہے شاہد
ملتے ہیں کتابوں میں بہت ایسے شواہد

بنیاد پرستی تو امن سے ہے عبارت ہر مذہب و مسلک کے تحفظ کی ضمانت
حق سب کو یہاں ملتا ہے فرد ہو کہ جماعت کرجائے کوئی ظلم بھلا کس کی جسارت
ہر ظلم وتعدی کے یہاں ہاتھ قلم ہیں
تاریخ میں قصے تو کئی ایسے رقم ہیں

بنیاد پرستی نے ہی روشن کیا گھر کو چمکایا تمدن کی ہر اک راہ گذر کو
بانٹا ہے زمانے میں بہت علم وہنر کو آزادی ملی اس کے سبب نوع بشر کو
گرتی ہوئی قوموں کو سنبھالا دیا اس نے
یورپ میں اندھیرا تھا اجالا دیا اس نے

بنیاد سے نفرت ہے تو پھر روس کو دیکھو اس دور کے عفریت فلک بوس کو دیکھو
پھر کیسے گرا سطوت معکوس کو دیکھو آج اس کے ذرا حاشیہ منحوس کو دیکھو
بنیاد نہ ہو جس کی وہ قائم نہیں رہتا
کچھ دیر تو رہتا ہے پہ دائم نہیں رہتا

ہر قوم میں بنیاد پرستی کا اثر ہے اس تار میں جکڑا ہوا ہر فرد بشر ہے
فطرت ہے یہ انساں کی کہاں اس سے مفر ہے نفرت کرے جو اس سے بڑا تنگ نظر ہے
یہ راز الٰہی ہے کبھی کھل نہیں سکتا
یہ داغ عقیدت کا کبھی دھل نہیں سکتا

مسلم ہی کی بنیاد نظر آتی ہے تم کو خوبی کوئی ہم میں ہو، نہیں بھاتی ہے تم کو
ہم ایک جو ہوجائیں تو موت آتی ہے تم کو افسوس یہ نفرت کہاں لے جاتی ہے تم کو
سچ یہ ہے تعصب ہے تمہیں بیر ہے ہم سے
حالانکہ زمانے میں بہت خیر ہے ہم سے

تثلیث پہ قائم ہوئی بنیاد کسی کی بت خانے میں جاکر سنو فریاد کسی کی
آتش سے عقیدت ہوئی آباد کسی کی ہستی کسی صورت نہیں آزاد کسی کی
خالی کوئی بنیاد پرستی سے نہیں ہے
بت ہے کہیں آتش کہیں تثلیث کہیں ہے

ہم جھوٹ نہیں کہتے یہ عادت ہے ہماری بنیاد پرستی تو سعادت ہے ہماری
سرمایہ ہے عزت ہے عبادت ہے ہماری ہم اس کو نہ اپنائیں تو آفت ہے ہماری
بنیاد پرستی سے ہی ہم زندہ ہیں اب تک
رخشندہ وتابندہ وپائندہ ہیں اب تک

مسیح الامت حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ صاحب جلال آبادی

خلیفہ خاص حکیم الامت مجدد الملۃ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ کے خلفاء و مجازین کی فہرست

تجدید اجازت

یہ وہ حضرات ہیں جو پہلے دیگر اکابر کی طرف سے مجاز تھے ان اکابر کی وفات کے بعد ان حضرات نے حضرت مسیح الامتؒ سے بیعت و تربیت کا تعلق قائم فرمایا اور حضرت مسیح الامتؒ کی طرف سے بھی مجاز ہوئے۔

مجازین بیعت — پاکستان

۱۔ جناب حاجی محمد فاروق صاحب — بیت الاشرف باغ حیات سکھر

۲۔ جناب ڈاکٹر محمد تنویر احمد خاں صاحب — بنگلہ نمبر ۳ سی بلاک اے یونٹ نمبر ۸۔ لطیف آباد حیدر آباد

۳۔ جناب ڈاکٹر عبد الغفار شیخ صاحب — بیراج روڈ۔ سکھر

۴۔ جناب کرنل ارشد ایاز صاحب — چوبرجی کوارٹرز ملتان روڈ۔ لاہور

۵۔ جناب ڈاکٹر عقیل الدین احمد صاحب — ۸۷۔ اے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

۶۔ جناب حبیب اللہ صاحب — ایس پی آئی ٹی سروس موڑ گجرات

۷۔ جناب حاجی محمد بشیر احمد صاحب — زمیندار و بوٹ شاپ..... لیہ

۸۔ جناب مولانا وکیل احمد صاحب شیروانی — ۸۷۔ اے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

۹۔ جناب خلیل احمد صاحب ایڈووکیٹ — ۸۸۷۔ اے عبد اللہ ٹاؤن سیکٹر گیارہ ولی نارتھ کراچی ۳۶۔

۱۰۔ جناب ڈاکٹر محمد سراج صاحب (ماہر چشم) بنوں۔ سرحد

۱۱۔ جناب اعجاز علی صاحب (للعوام) سکھر

مجازین صحبت — پاکستان

۱۔ جناب اکرام الحق صاحب — راولپنڈی

مجازین بیعت — ہندوستان

۱۔ جناب مولانا محمد صفی اللہ خان صاحب المعروف بھائی جان — مہتمم جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد۔ ضلع مظفر نگر۔ یوپی

۲۔ جناب مولانا عبد الرحیم صاحب مدراسی معہد العلوم الاسلامیہ۔ پلمنیر آندھرا پردیش

۳۔ جناب مولانا محمد قمر صاحب — ۸۰ر ۱۰ اپورہ منوہرداس۔ اکبر پور الٰہ آباد

۴۔ جناب مولانا حکیم ذکی الدین صاحب — نظامیہ دواخانہ پرنام بٹ۔ تلمناڈو

۵۔ جناب مولانا نور الدین صاحب — مدرسہ تعلیم الاسلام۔ ترال کشمیر

۶۔ جناب اہل اللہ صاحب — قاضی اسٹریٹ۔ پرنام بٹ۔ تلمناڈو

۷۔ جناب مولانا قاری عبد الرحیم صاحب میواتی مدرس جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد۔ ضلع مظفر نگر یوپی

۸۔ جناب پروفیسر سید علی شاہ صاحب صدر کشمیر

مجازین بیعت — جنوبی افریقہ، برطانیہ و امریکہ وغیرہ

۱۔ جناب مولانا اسماعیل صاحب کترادا — ویرلم نٹال

۲۔ جناب مولانا عبد الحق (احمد صادق) صاحب ڈیسائی پورٹ ایلزبتھ۔ کیپ پراونس

۳۔ جناب ڈاکٹر عبد القادر رضا صاحب — لیڈی اسمتھ۔ نٹال

۴۔ جناب مولانا عربی صاحب — وربن نٹال

۵۔ جناب مولانا اسماعیل ابراہیم صاحب کترادا فرائی ہیڈ۔ جنوبی افریقہ

۶۔ جناب ڈاکٹر اسماعیل منگیرا صاحب — جوہانسبرگ

۷۔ جناب الحاج ابراہیم صاحب تسبیح والا — ۲۲ بیلی فیلکس روڈ۔ ڈیوزبری، برطانیہ

۸۔ جناب الحاج محمد بنا صاحب — ری یونین

۹۔ جناب مولانا عبد الرؤف صاحب لاجپوری لندن

۱۰۔ جناب مولانا احمد صادق صاحب میتر کیلی فورنیا۔ امریکہ

مجازین صحبت — جنوبی افریقہ و برطانیہ وغیرہ

۱۔ جناب الحاج یوسف کترادا صاحب — ویرلم نٹال

۲۔ جناب مولانا محمد ہاشم صاحب — راوت۔ برطانیہ

۳۔ جناب مفتی رشید میاں صاحب — واٹرفال ٹرانسوال

۴۔ جناب مولانا محمد ہاشم بوڑا صاحب — جنوبی افریقہ

۵۔ جناب مولوی قاسم داؤد میتر صاحب — جنوبی افریقہ

۶۔ جناب مفتی قیم ماہیت صاحب — جنوبی افریقہ

۷۔ جناب یوسف نولکھی صاحب — لی نیشیا جوہانسبرگ

تجدید اجازت

۱۔ جناب مفتی محمد وجیہ صاحب شیخ الحدیث دار العلوم اشرف آباد۔ ٹنڈو الہ یار (مجاز حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ)

۲۔ جناب مولانا محمد تقی عثمانی صاحب۔ دار العلوم کورنگی کراچی ۱۴ (مجاز حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الحئی صاحب)

۳۔ جناب مولانا صوفی محمد سرور صاحب۔ جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور (مجاز حضرت مفتی محمد حسن صاحب)

۴۔ جناب ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب۔ اناج بازار، سکھر (مجاز حضرت مفتی محمد حسن صاحب)

۵۔ جناب نواب عشرت علی خاں صاحب قیصر۔ کراچی (مجاز حضرت مولانا فقیر محمد صاحب)

۶۔ جناب ڈاکٹر محمد عبد الواحد السید۔ الریاض (مجاز حضرت حاجی محمد شریف صاحب)

۷۔ جناب ماسٹر محمد عیسیٰ خان صاحب۔ موضع حمید پور براستہ بھپورہ ضلع اعظم گڑھ (مجاز حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب)

۸۔ جناب ابوبکر احمد میمن صاحب۔ فرسٹ فلور کاپاڈیا مینشن ۱۱۔ ڈاکٹر ناریروز بمبئی ۱۱ (مجاز حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب)

وفات یافتگان

(وہ خلفائے کرام جو رحلت فرماگئے)

۱۔ جناب مولانا مفتی سعید احمد صاحب لکھنوی — شیخ الحدیث جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد

۲۔ جناب جسٹس انوار احمد صاحب — پٹنہ

۳۔ جناب مولانا نادر حسن صاحب — سہارنپور

۴۔ جناب قاضی عابد علی صاحب — وجدی الحسینی بھوپال

۵۔ جناب سید حسین صاحب — علیگڑھ

۶۔ جناب عبد الرحیم صاحب بگی — کراچی

۷۔ جناب قاضی عبد الحئی صاحب — اوکاڑہ

۸۔ جناب حکیم عزیز الدین صاحب — کراچی

۹۔ جناب انعام الحق صاحب — راولپنڈی

۱۰۔ جناب عزیز الدین صاحب — منڈی بہاؤ الدین

۱۱۔ جناب حاجی محمد اسماعیل صاحب — منڈی بہاؤ الدین

۱۲۔ جناب صوبیدار حاجی دوست محمد خان صاحب — منڈر گڑھ پٹیالہ

۱۳۔ جناب حافظ جمیل احمد صاحب — چرتھاول۔ ضلع مظفر نگر

۱۴۔ جناب مولانا مفتی موسیٰ یعقوب صاحب — راوت ویرلم نٹال

ڈیرہ اسماعیل خان میں احتجاجی مظاہرہ اور ہڑتال

بابری مسجد کو شہید کرنے اور مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے بھارتی مظالم کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کا ایک احتجاجی جلوس جناب محمد ریاض الحسن گنگوہی کی قیادت میں میدان حافظ جمال سے نکالا گیا۔ یہ جلوس مسلمانان بھارت کے ساتھ اظہار یکجہتی اور ہندوؤں کی جانب سے اسلامی شعائر مساجد کی بے حرمتی اور مسلمانوں کو بلاوجہ ظلم کا نشانہ بنا کر انسانی حقوق کی پامالی کے خلاف سراپا احتجاج تھا۔ ہر طبقہ فکر کے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ بھارت سے سفارتی تعلقات منقطع کئے جائیں اور تمام مسلم ممالک مل کر بابری مسجد کے سانحہ کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے اعلان جہاد کریں۔ مقررین نے کہا کہ بھارتی سیکولرازم کی قلعی اب کھل گئی ہے کہ وہاں اقلیتوں کے حقوق کا پامال کیا جارہا ہے۔ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جارہی ہے۔ مسلمان اس ظلم پر خاموش تماشائی نہیں بن سکتے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں سے پر زور دیا کہ اپنی صفوں میں اتحاد و یگانگت پیدا کی جائے اور متحد ہو کر باطل کا مقابلہ کیا جائے۔ مقررین میں جناب مولانا عبدالعزیز محمدی' ملک فضل حسین ایڈووکیٹ' قاری علی جان' منولی وزیرستان ایجنسی' جہانگیر خان ایڈووکیٹ' راجہ اختر علی' سید صابر علی شاہ' محمد یاسین عادل' صاحبزادہ قطب عالم فاروقی اور ظفر اقبال شامل ہیں۔ آخر میں جناب خلیفہ عبدالقیوم صاحب نے اختتامی دعا فرمائی اور بعد ازاں بھارتی وزیراعظم نرسمہا راؤ کا پتلا نذر آتش کیا گیا اور جلوس پرامن طور پر منتشر ہوگیا۔ نیز صبح سے شام تک مکمل ہڑتال رہی۔

بابری مسجد کی شہادت پر راوی روڈ سے آزادی چوک تک پرامن احتجاجی جلوس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام قلعہ محمدی راوی روڈ لاہور کے زیر اہتمام سانحہ بابری مسجد کے افسوس ناک واقعہ پر دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت نورانی مسجد گلی نمبر ۴۱ قلعہ محمدی راوی روڈ تا آزادی چوک مینار پاکستان تک پرزور احتجاجی جلوس اور مظاہرہ ہوا۔ جلوس کی قیادت مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ راوی روڈ کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا مفتی مبشر صاحب' مجلس کے سرپرست حافظ حفیظ الرحمان قاسمی' جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے پریس سیکرٹری حافظ عبدالودود شاہد صاحب' مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر محمد حامد خان اور مجلس کے جنرل سیکرٹری محمد اعجاز بلوچ نے کی۔ جلوس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ مظاہرین نے بینر کارڈ بھی اٹھا رکھے تھے۔ جلوس جب دفتر ختم نبوت سے آزادی چوک مینار پاکستان پہنچا تو ٹریفک کا نظام جام ہو کر رہ گیا اور چاروں طرف گاڑیوں کے اندر سے نعرہ تکبیر اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ پرجوش نوجوان گاڑیوں سے نیچے اتر آئے اور جلوس میں شامل ہو کر ہندو ازم مردہ باد کے نعرے لگاتے رہے اور جلوس میں شامل سینکڑوں مظاہرین نے نرسمہا راؤ اور ایل کے ایڈوانی کے پتلے جلائے۔ موقع پر موجود پولیس اہلکاروں نے ٹریفک کے نظام کو سنبھالا۔ قائدین نے خطاب میں کہا کہ بابری مسجد سوچے سمجھے منصوبے کے تحت شہید کی گئی۔ جس میں بھارتی حکومت کا پورا پورا ہاتھ ہے مقررین نے کہا کہ ہم بھارتی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ بابری مسجد کی ازسرنو تعمیر شروع کی جائے اور مسلمانوں کا قتل عام بند کرایا جائے۔ مقررین نے حکومت پاکستان کو نااہل قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ بابری مسجد کی شہادت حکومت کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت پاکستان یہ مسئلہ عالمی سطح تک اٹھائے اور ایک اسلامی سربراہ کانفرنس کا ہنگامی اجلاس بھی بلائے تاکہ تمام اسلامی ممالک اس وقت تک بھارت سے سفارتی اور اقتصادی تعلقات ختم کردیں جب تک بابری مسجد دوبارہ تعمیر نہیں ہوجاتی۔ مظاہرہ کے اختتام پر مسلمانوں کی سلامتی کے لئے خصوصی دعا کی گئی۔

سرگودھا پولیس نے شاتم رسولؐ رانا محمد ارسال کے خلاف توہین عدالت کا مقدمہ درج کرلیا

سرگودھا (رپورٹ محمد اکرم عامر) ٹاؤن شپ لاہور کے رہائشی شاتم رسول قادیانی مدعی رانا محمد ارسال احمد کے خلاف تھانہ کڈانہ پولیس سرگودھا نے توہین رسالتؐ کا ارتکاب کرنے پر مقدمہ درج کرلیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق مذکورہ قادیانی مبلغ صوبہ بھر میں قادیانیت کے پرچار پر مامور تھا اور گاہے بگاہے سرگودھا کے نواحی علاقوں میں بھی مرزائیت کے کفر کا پرچار کرنے آتا تھا۔ جس کی وجہ سے علاقہ کے مسلمانوں میں سخت اضطراب پھیل رہا تھا اور علاقے میں کشیدگی پائی جارہی تھی۔ جس پر ۳۸ چک جنوبی کے مسلمان عالمی مجلس کے دفتر سرگودھا میں مولانا محمد اکرم طوفانی کے پاس آئے تو مولانا نے رد قادیانی لٹریچر مسلمان نوجوانوں کو دے دیا۔ تو مسلمانوں کو مرزائیت کے کفر سے آگاہ ہوئی۔ تو گاؤں کے متعدد قادیانی مسلمان ہوگئے۔ جبکہ قادیانی مبلغ رانا ارسال احمد حسب واردات پھر گاؤں کے نوجوانوں کو گمراہ کرنے کے لئے پہنچ گیا اور اس نے اپنا مکروہ دھندہ پھر شروع کردیا۔ مذکورہ مبلغ نے مسلمانوں کو مناظرے کا چیلنج کردیا اور مسلمان علماء کے خلاف غلیظ زبان استعمال کی۔ جبکہ موقع پر موجود مسلمانوں کی موجودگی میں قادیانی مبلغ رانا محمد ارسال احمد نے مرزا غلام احمد قادیانی جہنم مکانی کی ایک کتاب کا حوالہ دیا۔ جس میں مرزا نے لکھا تھا کہ میں محمدؐ ہوں' میں رسولؐ ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ مذکورہ قادیانی نے کہا کہ جو کچھ لکھا ہے سچ لکھا ہے۔ جس پر علاقے کے مسلمان پر دفتر ختم نبوت آگئے اور مولانا محمد اکرم طوفانی کو صورتحال سے آگاہ کیا۔ جس پر شبان ختم نبوت کے رہنماؤں نے پولیس سے رابطہ کرکے مقدمہ درج کروانے کی کوشش کی مگر بااثر قادیانیوں کے دباؤ کی وجہ سے بروقت مقدمہ درج نہ کیا گیا۔ بلکہ پولیس معاملے کو دبانے کی کوشش کرتی رہی اس دوران چک ۳۸ میں ہی قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہونے اور ختم نبوتؐ کے پلیٹ فارم پر سرگرداں ہونے والے نوجوان فضل احمد پر قادیانی جماعت کے غنڈوں نے حملہ کردیا۔ مگر پولیس انسپکٹر کڈانہ نے مقدمہ درج کرنے کے بجائے مسلمانوں پر ہی دباؤ ڈالنا شروع کردیا۔ جس پر چک ۳۸ جنوبی میں زبردست احتجاجی جلسہ ہوا۔ جس سے عالمی مبلغ مولانا اللہ وسایا' ملانا محمد اکرم طوفانی' شیخ جہانگیر سرور' امجد پرویز ہراج' جمیل بلوچ' حافظ عبدالرؤف نے خطاب کیا۔ اس احتجاجی جلسے میں گردونواح کے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ احتجاجی جلسہ میں ضلعی انتظامیہ کی مرزائی نوازی پر احتجاجی تحریک چلانے اور گرفتاریاں پیش کرنے کا اعلان کیا گیا۔ صورت حال کو دیکھتے ہوئے ایس پی سرگودھا نے ڈی ایس پی کو قادیانی مبلغ کے خلاف لگائے گئے الزامات کی انکوائری پر مامور کردیا گیا۔ ڈی ایس پی نے انکوائری کی تو الزامات درست ثابت ہوگئے۔ جس پر عالمی مجلس کے مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی کی طرف سے دی گئی درخواست پر شاتم رسولؐ قادیانی مبلغ رانا ارسال احمد کے خلاف تھانہ کڈانہ سرگودھا پولیس نے ۲۵ نومبر ۱۹۹۳ء کو توہین رسالتؐ کے جرم میں ۲۹۵ پی پی سی تعزیرات پاکستان کے جرم کے تحت مقدمہ درج کرلیا اور ملزم کی تلاش شروع کردی اس دوران قادیانی مبلغ رانا ارسال احمد نے عدالت ایڈیشنل سیشن جج سرگودھا طالب حسین بلوچ میں پیش ہو کر عبوری ضمانت ۲۳ دسمبر تک منظور کروالی۔ ۲۳ دسمبر کو ایڈیشنل سیشن جج سرگودھا کی عدالت میں درخواست ضمانت کی سماعت شروع ہوئی تو قادیانی جماعت کے سرکردہ پنجاب بھر کے وکلاء پینل عدالت میں بحث کے لئے حاضر ہوا جبکہ مسلمانوں کی طرف سے عالمی مجلس کے سرگودھا میں قانونی مشیر اور رد قادیانیت کے اسپیشلسٹ معالج شیخ جہانگیر سرور سینکڑوں مسلمان نوجوانوں کے ہمراہ عدالت میں موجود تھے۔ بحث شروع ہوئی تو قادیانیوں کے وکلاء نے قادیانی مبلغ کی بے گناہی کے لئے دلائل دیئے اور کہا کہ اگر مرزا غلام احمد نے اپنی کتابوں میں نبی پاکؐ کے متعلق لکھا ہے تو اس سے قادیانی کو سزا نہ دی جائے بلکہ وہ مرزا غلام احمد کا اپنا فعل تھا۔ جس کے جواب میں شیخ جہانگیر سرور نے مفصل اور طویل دلائل دیئے اور مرزائیوں کی کتابیں اور حوالہ جات عدالت میں پیش کرکے مرزائیت کے کفر کو ننگا کردیا اور قادیانیوں کے باطل مذہب سے پردہ اٹھایا جس پر عدالت ایڈیشنل سیشن جج سرگودھا طالب

حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب جالندھری کی لاہور میں آمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری دو روزہ جماعتی دورے پر لاہور تشریف لائے جہاں آپ نے مجلس لاہور کے امیر حاجی بلند اختر نظامی' مجلس کے مبلغین مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عبداللطیف ایاز' حافظ عبدالخالق' بدر عالم ایڈووکیٹ اور جماعتی رفقاء متین خالد' طاہر رزاق' شبان ختم نبوت کے مرکزی صدر جناب طارق حمید بٹ' طارق حمید بٹ اور دیگر رفقاء سے ملاقاتیں کیں اور جماعتی کام کو آگے بڑھانے کے لئے ہدایات جاری کیں۔ مولانا جالندھری نے جماعتی رفقاء اور مبلغین کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے انہیں مزید ہمت و جرات کے ساتھ کام کو پھیلانے کی تلقین کی۔ مولانا نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ سے حکومتی انحراف کی شدید مذمت کی اور اس سلسلہ میں مطالبات منوانے کے لئے آئندہ لائحہ عمل پر غور و خوض کیا گیا۔ مولانا جالندھری کے ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے روح رواں مولانا محمد اکرم طوفانی بھی تشریف لائے۔

حسین بلوچ نے شاتم رسولؐ قادیانی رانا ارسال احمد کی عبوری درخواست ضمانت منسوخ کردی جس پر پولیس نے ملزم کو عدالت میں ہی پکڑ لیا اور ہتھکڑیوں کا زیور پہنا کر مزید تفتیش کے لئے تھانہ کذانہ لے گئی۔ ملزم کی ضمانت کی منسوخی پر عدالت کے باہر موجود سینکڑوں مسلمان نوجوان جلوس کی شکل میں ختم نبوتؐ زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے ختم نبوت اکیڈمی لکڑ منڈی پہنچے جہاں پر ایک اجلاس ہوا۔ جس سے شبان ختم نبوتؐ کے ضلعی صدر جمیل بلوچ نے خطاب کیا اور کہا کہ مرزائیت کے کفر کے خاتمے کے لئے نوجوان نسل کو بھرپور کردار ادا کرنا چاہئے کیونکہ حالات اور وقت کا تقاضا ہے کہ ان گستاخ رسولؐ قادیانیوں کا ہر مقام پر بھرپور تعاقب کیا جائے تاکہ یہ گروہ کسی بھی جگہ کسی مسلمان نوجوان کو گمراہ نہ کرے اور محمدؐ کے دامن سے چھڑوا کر غلام احمد سے وابستہ نہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیت کے پیروکاروں نے اپنے باطل مذہب کی تبلیغ کے لئے مسلمانوں کو مختلف لالچ دینے شروع کر رکھے ہیں اور نوکری اور چھوکری کا لالچ دے کر مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہے جس کے لئے نوجوان نسل کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ دن دور نہیں جب مرزائیت کے پیروکاروں کا ناطقہ بند کرکے ان کو اپنے آقا (انگریز' ملعون) کی گود میں بھاگنے پر مجبور کردیا جائے گا۔ ضلعی سیکرٹری محبان ختم نبوت محمد اکرم عامر نے کہا کہ قادیانیوں کا ہر مقام پر گھیراؤ کیا جائے گا اور کسی بھی شخص کو شعائر اسلام کی توہین کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی سربلندی اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلمانوں کو عالمی مجلس کا بھرپور ساتھ دینا چاہئے۔ اجلاس سے امجد پرویز بھٹی' سجاد چیمہ' مولانا محمد اکرم طوفانی نے بھی خطاب کیا اور عقیدہ ختم نبوت اور نوجوان نسل کے کردار پر بھرپور روشنی ڈالی۔

ربوہ میں مذہب کا خانہ واپس لینے پر حکومت کے خلاف زبردست مظاہرہ

شبان ختم نبوت کے زیر اہتمام مذہب کا خانہ واپس لینے پر حکومت کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جامع مسجد مسلم کالونی (ربوہ) صدیق آباد سے شروع ہوا۔ جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد جامع مسجد ختم نبوت سے احتجاجی مظاہرہ شروع ہو کر لاری اڈے پر پہنچا۔ راستے میں شرکاء جلوس نے حکومت کے خلاف اور مرزائیوں کے خلاف زبردست نعرے بازی کی۔ جلوس میں شرکاء نے بڑے بڑے بینر اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔ جن پر حکومت پاکستان' مرزائیوں اور دیگر مسلم دشمن عناصر کے خلاف مختلف نعرے درج تھے۔ احتجاجی مظاہرے کی قیادت شبان ختم نبوت کے سرپرست اعلیٰ اور خطیب ربوہ مولانا غلام مصطفیٰ نے کی۔ احتجاجی مظاہرے میں دیگر شرکاء میں حضرت مولانا محمد یعقوب ہرانی' مولانا عبدالحکیم' مولانا محمد ارشاد' مولانا نذیر احمد' چوہدری غلام سرور' ڈاکٹر شیر محمد مخدوم' امجد فیروز' ظفر عباس شاہ کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور شبان ختم نبوت کے دیگر دوسرے مقررین نے بھی خطاب کیا۔ لاری اڈے پہنچنے پر جلوس کے شرکاء نے سرگودھا روڈ کو بند کردیا۔ اس موقع پر جلوس کے شرکاء بہت زیادہ جذباتی ہوگئے اور قادیانیوں کے خلاف زبردست نعرے لگائے۔ خطیب ربوہ مولانا غلام مصطفیٰ نے جذباتی اور جوش ایمانی سے سرشار شرکاء کو بڑے مفصل انداز میں حکومتی پالیسی کو واضح کیا اور کہا کہ حکومت نے دوغلی پالیسی اپنا رکھی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر حکومت نے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل نہ کیا تو حکمرانوں کا احتساب کیا جائے گا اور ایسی تحریک چلے گی کہ ۱۹۷۴ء کی یاد تازہ ہوجائے گی اور اس تحریک میں شامل ختم نبوت کے پروانے قادیانیوں کو پاک وطن سے نکال کر دم لیں۔ انہوں نے نواز شریف اور شجاعت حسین پر زبردست تنقید کی اور کہا کہ اسلام کے نام پر اقتدار حاصل کرنے والے مرزائیوں کو خوش کرنے کے لئے مرتدوں کے میاں مٹھو بنے ہوئے ہیں۔ آخر میں ختم نبوت کی سربلندی اور عالم اسلام کی ترقی کے لئے خصوصی اجتماعی دعا کی گئی۔

سیدنا صدیق اکبرؓ تحریک ختم نبوت کے سب سے پہلے قائد تھے' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ساہیوال۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تحریک ختم نبوت کے اولین قائد تھے۔ سب سے پہلے آپ نے جھوٹے مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب وغیرہ کا قلع قمع کیا۔ وہ یہاں جامع مسجد "نور" میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس وقت کے اٹھائیس ہزار (قادیانیوں) مسیلمیوں کو جہنم رسید کیا اور اس ایک لڑائی میں بارہ سو صحابہ کرامؓ جن میں آٹھ سو قراء و حفاظ تھے کی عظیم الشان قربانی پیش کرکے تحریک ختم نبوت کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت طیبہ پر عمل کرکے ہی ہم شمع ختم نبوت کے پروانے ثابت ہوسکتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرکے قادیانیوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیرت صدیقؓ پر عمل کرکے رہے گی۔ موصوف نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے جنرل سیکرٹری محمد اسلم بھٹی' مولانا قاری اسد بخاری اور قاری سعید ابن شہید سے ملاقات کی اور جماعتی امور پر مشاورت کی۔

دارالعلوم حنفیہ میں تقابل ادیان باطلہ اور دورہ تفسیر کا پروگرام

مدرسہ دارالعلوم حنفیہ ایف ای اورنگی ٹاؤن میں علماء کرام کا نمائندہ اجلاس زیر صدارت مولانا فیض اللہ آزاد نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی منعقد ہوا جس میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کا نوٹس لیا گیا اور کام کو مزید منظم کرنے کے لئے آئندہ لائحہ عمل طے کیا گیا۔ مزید براں علماء کرام کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کرنے اور تقابل ادیان باطلہ کے لئے دارالعلوم میں دورہ تفسیر قرآن مجید کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ یہ دورہ ۸ شعبان المعظم سے شروع ہوگا اور ۲۵ رمضان المبارک کو اختتام پذیر ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب' مولانا جمیل الرحمان' مولانا فیض اللہ آزاد' مولانا ندیم احمد قاسمی' مولانا محمد انور فاروقی مختلف موضوعات پر لیکچر دیں گے۔

جناب صوفی فتح محمد صاحب احراری کا انتقال پر ملال

محترم جناب صوفی فتح محمد صاحب احراری جو کھوکھراپار میں قیام پذیر تھے۔ گزشتہ یکم جنوری کو اس دار فانی سے دار جاودانی کی طرف رحلت فرماگئے۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون) مرحوم ۱۹۵۸ء سے کراچی میں قیام پذیر تھے۔ انہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے قلبی لگاؤ اور تعلق تھا۔ مرحوم نے اپنے سوگواروں میں ایک بیوہ کے علاوہ تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں چھوڑی ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے (آمین) قارئین ختم نبوت اور جماعتی بزرگوں و احبابوں سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ مرحوم کا اصل گاؤں لاوہ تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال تھا۔

(ادارہ)

ضلع کونسل کے خلاف لودھراں میں احتجاجی جلوس

ضلع کونسل لودھراں نے مذہب کے خانے کے خلاف قرارداد پاس کرکے اسلامی دشمن ہونے کا ثبوت دیا مذہب کے خانے کی مخالفت کرنے والے ملک اور اسلام کے بدترین دشمن ہیں۔ اس مسئلہ پر لودھراں میں ضلع کونسل کے خلاف ایک جلوس نکالا گیا۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضلع کونسل نے مذہب کے خانے کے خلاف قرارداد منظور کرکے اسلام دشمن ہونے کا ثبوت دیا ہے اگر یہ قرارداد واپس نہ لی گئی تو کوئی رکن ضلع کونسل کی حدود میں داخل نہیں ہوسکے گا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے پر فوری عملدرآمد کیا جائے۔ آخر میں مقررین نے مطالبہ کیا کہ خلفائے راشدین کے ایام سرکاری سطح پر منانے کا اعلان کیا جائے۔

جاپان میں متعین پاکستان کے قادیانی سفیر کو تبدیل کیا جائے' مولوی فقیر احمد

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان غلام اسحاق خان اور وزیر اعظم میاں نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ ٹوکیو جاپان میں مسلمانوں کے لئے مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ پیدا کرنے پر جاپان میں پاکستان کے قادیانی غیر مسلم سفیر کو فوری طور پر برطرف کیا جائے اور تمام سفارتخانوں سے قادیانیوں کو باہر نکالا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل جاپان میں مسلم ممالک کے مقیم سفیروں اور سرکردہ مسلمانوں نے حکومت جاپان سے مسجد کی تعمیر کے لئے ایک قطعہ دینے کی درخواست کی جس پر جاپان کے حکام نے کہا کہ اگر پاکستانی سفیر سفارش کردیں تو مسجد کی تعمیر کے لئے اراضی مخصوص کردی جائے گی مگر قادیانی پاکستانی سفیر نے مسلمانوں کے وفد کو جواب دے دیا کہ وہ مسجد کی تعمیر کے لئے جاپان سے سفارش نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دنوں وزیر اعظم پاکستان کے دورہ جاپان کے موقع پر جو صحافی اور دانشور ان کے ہمراہ جاپان گئے تھے وہاں مقیم پاکستانی مسلمانوں نے ٹوکیو میں مسجد کی تعمیر کی ضرورت پر زور دیا تھا اس وقت ٹوکیو میں کوئی مسجد نہیں۔ جاپانی دارالحکومت کے ہزاروں مسلمان سعودی سفارت خانے کی عمارت میں جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں۔

شبان ختم نبوت کی جانب سے پرچم کشائی

(نمائندہ ٹنڈو آدم) شبان ختم نبوت یونٹ قائد اعظم کالونی کی جانب سے مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۹۲ء کو قائد اعظم کالونی کی جامع مسجد بلال کے گیٹ کے باہر شبان ختم نبوت کے جھنڈے کی پرچم کشائی کی گئی۔ سفید جھنڈے پر تحریر تھا "شبان ختم نبوت پاکستان" یہ جھنڈا ۲۵ فٹ لمبے بانس کو سیمنٹ کے چبوترے پر نصب کرکے بلند کیا گیا۔ پرچم کشائی سے قبل محمد راشد مدنی خطیب بلال مسجد اور صدر شبان ختم نبوت قائد اعظم کالونی نے شہر کے آئے ہوئے اراکین ختم نبوت کو خوش آمدید کہا اور ان کی آمد پر انکا شکریہ ادا کیا اور انہوں نے کہا کہ یہ جھنڈا کوئی ہمارا اپنا من گھڑت نہیں بلکہ یہ تو صدیق اکبر نے آج سے چودہ سو برس پہلے مسلیمہ کذاب کے خلاف جہاد کرتے ہوئے بلند کیا تھا۔ ہمیں خوشی ہے کہ آج ہم بھی وہی پرچم بلند کررہے ہیں۔ علامہ احمد میاں حمادی نے نعروں کی گھن گرج میں پرچم کشائی کی۔ جس وقت پرچم کشائی کی گئی تو کالونی ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ پرچم کشائی کے بعد علامہ احمد میاں حمادی نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی وقت ہے کہ علماء جذبات سے کام لینے کے بجائے عقل سے کام لیں اور عالم اسلام اور پاکستان کے بدترین دشمن اور گستاخان رسول قادیانیوں کے خلاف سینہ سپر ہوجائیں اور آپس کے اختلافات کو بھلا کر ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر متحد ہوجائیں۔ علامہ کے خطاب کے بعد تمام مہمانوں کی چائے بسکٹ کے ساتھ تواضع کی گئی اور مغرب سے کچھ پہلے اپ کی دعا پر یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(رپورٹ مصباح الحق آرائیں ٹنڈو آدم)

ٹنڈو آدم شہر میں شبان ختم نبوت کے یونٹ ہر محلے میں کھولے جائیں گے

(نمائندہ ٹنڈو آدم) ۲۵ دسمبر دفتر ختم نبوت ٹنڈو آدم میں اراکین ختم نبوت کا پندرہ روزہ اجلاس علامہ احمد میاں حمادی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ جس میں علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے ملک بھر میں فرقہ وارانہ منافرت کی شدید مذمت کی اور تمام مسلمان فرقوں سے متحد ہوکر ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر قادیانیت کے خلاف جہاد کرنے کی اپیل کی۔ اس موقع پر موجود تمام اراکین نے اس بات کا عزم کیا کہ ہم جلد از جلد شہر کے اپنے اپنے علاقوں میں شبان ختم نبوت کے یونٹ کھولیں گے۔

شناختی کارڈ کے مسئلہ پر حکومت اپنی پالیسی واضح کرے

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے شناختی کارڈ پرانے طریقہ کار کے مطابق جاری کرنے کے بارے میں خبر پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ ۳۰ اکتوبر کے فیصلہ کے مطابق نئے کمپیوٹر سسٹم کے تحت تیار ہونے والے شناختی کارڈز میں مذہب کا خانہ بنانے کا کام جلد شروع کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۵ دسمبر کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ شناختی کارڈ پرانے طریقہ کے مطابق جاری ہوں گے جس پر ملک بھر کے دینی حلقوں میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے جس کے ازالہ کے لئے ضروری ہے کہ حکومت فوری طور پر وضاحت جاری کرے اور نئے شناختی کارڈز میں مذہب کے خانہ کا اندراج فوری طور پر شروع کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ نوکر شاہی اسلامی نظام کے نفاذ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے بارے میں دینی حلقوں میں پریشانی پیدا کرکے موجودہ حکومت کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے جس کی بھرپور مذمت کی جاتی ہے اور حکومت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں ورنہ جونیجو اور پی پی کی حکومت کی طرح اسلام کی مخالفت کرنے پر وہ بھی گر جائیگی۔

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے خلاف عیسائی اقلیت قادیانیوں کی آلہ کار ہے' مولانا عبدالروف الازہری

اسلام آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا عبدالروف الازہری نے جامع مسجد فاروق اعظم مرو سی میں جمعۃ المبارک کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے سے اقلیتوں (عیسائیوں) کے حقوق پامال نہیں ہوئے بلکہ قادیانیوں کے دجل و فریب کی سازشوں سے مسلمان آگاہ ہوگئے ہیں اور مسلمانوں کے بھیس میں قادیانی حرمین شریفین نہیں جاسکیں گے اور کسی مسلمان کو قادیانی بنا کر بیرون ملک نہیں لے جاسکیں گے۔ عیسائی خواہ مخواہ واویلا کرکے قادیانیوں کے آلہ کار بن رہے ہیں عیسائیوں کا یہ پروپیگنڈہ کہ اس سے ہم دوسرے درجے کے شہری بن جائیں گے بے سود ہے دنیا بھر میں پاکستان وہ واحد ملک ہے جہاں پر اقلیتوں کے حقوق محفوظ ہیں اور کہیں نہیں۔ مولانا عبدالروف الازہری نے اپنے بیان میں کہا کہ جب پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود ہے اور شناختی کارڈ کے فارم میں مذہب کا خانہ ہے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ پر اعتراض کیوں شناختی کارڈ کی بنیاد پر پاسپورٹ بنتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ہو۔ مولانا موصوف نے کہا کہ جب مسلمان اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہوئے شرم نہیں کرتا تو عیسائیوں کو عیسائی کہلانے پر شرم کیسی۔ انہوں نے پی ڈی اے کی طرف سے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کی مخالفت کو اسلام دشمنی اور قادیانیت نوازی سے تعبیر کیا اور پر زور مذمت کی آخر میں بابری مسجد کے انہدام پر بھارتی حکومت اور انتہاء پسند ہندوؤں کی پرزور مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ جب تک بھارتی حکومت بابری مسجد کو دوبارہ تعمیر نہیں کرتی بھارت کا سفارتی اقتصادی اور تجارتی بائیکاٹ کیا جائے اور عالم اسلام کے سربراہوں کے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ وہ بھی بھارت کا سفارتی اقتصادی اور تجارتی بائیکاٹ کریں اور اپنے اپنے ملکوں سے ہندوؤں نکال دیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کا ہنگامی اجلاس قراردادیں اور مطالبات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام ایک ہنگامی اجلاس بعد از نماز عشاء بمقام رہائش گاہ ...

حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منعقد ہوا۔ جس میں مجلس ہذا کے عہدیداران اور شہر کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام سمیت دینی و مذہبی شخصیات نے شرکت کی۔ اس اہم ہنگامی اجلاس کی صدارت جناب حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مقررین نے عالم اسلام کو درپیش مسائل کے علاوہ مقامی سطح پر درپیش مسائل پر اظہار خیال کیا۔ اجلاس میں بحث و تمحیص کے بعد متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کیں۔ آج یہ ہنگامی اجلاس متعصب ہندوؤں کی طرف سے بابری مسجد کی شہادت پر سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور تمام عالم اسلام سے مطالبہ کرتا ہے کہ بھارت کا مکمل طور پر اقتصادی' معاشرتی' تہذیبی بائیکاٹ کیا جائے اور بابری مسجد کی دوبارہ تعمیر کے لئے بھارت پر شدید دباؤ ڈالا جائے۔ آج کا یہ ہنگامی اجلاس بابری مسجد کی شہادت کے المناک سانحہ پر مسلمانان پاکستان کی طرف سے شدید احتجاج پر غیرت مند مسلمانوں کے مذہبی جذبہ کو سلام پیش کرتا ہے اور اس پرامن احتجاج کے دوران چند شرپسندوں کی طرف سے اقلیتوں کی املاک کو پہنچائے جانے والے نقصان کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اقلیتوں کی جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری پوری کی جائے۔ آج کا یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی اور عریانی بالخصوص ننکانہ صاحب میں ویڈیو سینٹروں کی بھرمار' نیم عریاں تصویروں کی نمائش' ویڈیو گیمز کا ناجائز استعمال' ویڈیو کے کاروبار کی آڑ میں غیر اخلاقی فلموں کا مذموم دھندا' سینماؤں کے عریاں پوسٹرز' رات دیر تک مختلف ہوٹلوں میں بھارتی فلموں کی نمائش' باہر سے آئی ہوئی پیشہ ور عورتوں کا ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت شہر میں آکر فحاشی پھیلانا اور انہیں بلیک میل کروانا' انعامی بانڈوں کی آڑ میں وسیع پیمانے پر جوا جیسے مذموم دھندوں پر شدید افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مقامی انتظامیہ سے اس سلسلہ میں بھرپور مداخلت کی اپیل کرتا ہے۔ آج کا یہ اجلاس ننکانہ صاحب کے قریبی نواحی دیہات میں قادیانیت کی کھلم کھلا تبلیغ پر سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور اس سلسلہ میں مقامی انتظامیہ کی طرف سے کی گئی قانونی کارروائی کو تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ آج کا یہ اجلاس حکومت پاکستان کی طرف سے شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کے اندراج کے اعلان کے بعد اس پر عملدرآمد میں تاخیر پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس سلسلہ میں لادینی قوتوں کے دباؤ کو قبول کرتے ہوئے جان بوجھ کر تاخیری حربوں کو استعمال کرتے ہوئے مسلمانان پاکستان کے غیض و غضب کو دعوت نہ دی جائے اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے فیصلہ پر فوری عملدرآمد کرایا جائے۔ اجلاس کے آخر میں عالم اسلام کو درپیش مسائل اور پاکستان کی ترقی و استحکام کے لئے دعا بھی کی گئی۔

قادیانیت سے بیزاری کا اعلان

لاہور۔ مصطفیٰ آباد کے ٹھیکیدار عبدالغفار مرحوم کے بیٹوں محمد اخلاق و اشفاق احمد نے قادیانیوں کے اخبار الفضل کی خبر کہ مرحوم کا تعلق قادیانی جماعت سے تھا کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے والد مرحوم پکے سچے مسلمان اور ختم نبوت کے قائل تھے۔ قادیانیت سے ہمارے مرحوم والد کا کوئی تعلق تھا نہ ہمارا ہے۔ ہم مرزا قادیانی کو کذاب اور دجال سمجھتے ہیں اور جھوٹے مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ یاد رہے کہ مرزائیوں کے اخبار الفضل کی خبر تھی کہ مرحوم کا تعلق قادیانی جماعت سے تھا۔ تنظیم ترجمان ختم نبوت کے رہنما مولانا غلام حسین کلیالوی نے ان کے بیٹوں سے وضاحت طلب کی تھی۔ محمد اخلاق' اشفاق احمد گلستان کالونی مصطفیٰ آباد لاہور۔

عالمی مجلس کے مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر کا دورہ حافظ آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر حافظ آباد کے دورہ پر تشریف لائے۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کے سلسلہ میں کچہری میں وکلاء حضرات سے ملاقاتیں کیں اور لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ دوست و احباب کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عیسائی صرف قادیانیوں کی ایجنٹ پر شور شرابا کر رہے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ کا اضافہ صرف اور صرف قادیانیوں پر اثر انداز ہوگا کیونکہ وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلم ممالک میں جاسوسی کے لئے گھس جاتے ہیں اور اپنی ریشہ دوانیوں سے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور اب بھی وہ اپنے باوا انگریز کی کاسہ لیسی میں مصروف ہیں۔ علاوہ ازیں مولانا موصوف نے جامع مسجد نوری جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی میں ہی دین و دنیا کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔

مجاہد ختم نبوت جانباز مرزا کی وفات پر ربوہ میں تعزیتی اجلاس

جامع مسجد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ میں ایک تعزیتی اجلاس ہوا۔ جس میں مرزا غلام نبی جانباز مرحوم کی وفات پر گہرے دکھ و رنج کا اظہار کیا گیا۔ تعزیتی اجلاس میں حاجی فیروز الدین چنیوٹی مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ حاجی فیروز الدین چنیوٹی سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے وقت سے ہی ختم نبوت کے لئے کام کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کا طویل حصہ قادیانیوں کے خلاف جدوجہد میں گزارا اور آخر وقت تک جدوجہد کرتے رہے۔ تعزیتی اجلاس میں ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' عالمی مبلغ فاتح ربوہ مجاہد ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مرکزی رہنما حضرت مولانا صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا غلام مصطفیٰ خطیب ربوہ' مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی' مولانا خدا بخش مرکزی مبلغ ختم نبوت' مولانا نذیر احمد صاحب چنیوٹی' مولانا محمد یعقوب ربانی' ملک ظہور احمد چنیوٹی کے علاوہ شبان ختم نبوت کے رضاکاروں نے مرحومین کے لئے خصوصی دعا کی اور لواحقین کے لئے صبر جمیل

شناختی کارڈ کے مسئلہ سے حکومت کے انحراف پر ضلع بھکر میں یوم احتجاج

اسلامی جمہوری محاذ کے اعلان کے مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۹۳ء

باقی صفحہ ۳۳ پر

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے اجلاس میں مرزا طاہر کے بیان پر احتجاج

مرزا طاہر نے سکھوں کو اسلام کا فرقہ اور ہندوؤں کی گیتا کو صحیفہ آسمانی کہہ کر مسلمانوں کی دلآزاری کی ہے

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا ایک نمائندہ اجلاس دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ مجلس عمل کے رہنماؤں مولانا عبدالرؤف الازہری' مولانا محمد نذیر فاروقی' مولانا محمد اسحاق ظفری' مولانا عبدالعزیز' کل احمد عباسی' مولانا عبدالرزاق عزیز' مولانا مفتی عبدالرحمان' مولانا محمد شریف ہزاروی' مولانا قاری محمد احسان اور مولانا غلام محمود' مولانا قاری عبدالکریم نے اپنے مشترکہ بیان میں مرزا طاہر کے اس بیان کی سختی سے مذمت کی ہے جس میں اس نے پاکستان کے علماء کرام کو ملاں ہندوؤں کی گیتا کو صحیفہ خدائی' سکھوں کو اسلام کا ایک فرقہ اور اپنے آپ کو اقوام عالم کا خلیفہ کہا۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ قادیانی' ہندوؤں اور سکھوں کی طرح غیر مسلم ہیں وہ اپنے آپ کو اسلام اور آئین پاکستان سے بغاوت کرکے بیرون ملک مسلمان بناتے ہیں۔ اس لئے مرزا طاہر نے اپنے ہم جنسوں کو اسلام کا فرقہ کہا اور ان کی لکھی ہوئی گیتا جو کہ ہندوؤں کی بکواس ہے کو صحیفہ آسمانی سے تعبیر کیا۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ مرزا طاہر اگر اپنے باپ کا نطفہ ہے تو پاکستان میں آکر صرف قادیانیوں کا گرو ثابت کرکے دکھائے۔ اقوام عالم کا خلیفہ تو دور کی بات ہے۔ مرزا طاہر اور مرزائی بھارت کے ایجنٹ ہیں اور اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے آقاؤں کو راضی کرنے اور پاکستان سے غداری اور اسلام دشمنی کی بناء پر یہ بیان دیا ہے۔ آخر میں ان رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف بھارتی ایجنٹ اور اسرائیل دوستی کے جرم میں مقدمہ درج کرکے قادیانی ٹولہ کو خلاف قانون اور ان کے سربراہ مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعہ پاکستان لاکر بغاوت کا مقدمہ کیا جائے' قادیانی لٹریچر کو ضبط کیا جائے اور قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔

مسلمان جس مذہب پر ایمان رکھتا ہے جس کی تبلیغ کرتا ہے اس کے اظہار میں اسے ندامت و شرمندگی کیوں محسوس ہو؟

شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج

ہفت روزہ تکبیر
AKBEER
۵۵۰

شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج

قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کا مطالبہ اگرچہ حکومت کی جانب سے تسلیم کرلیا گیا ہے تاہم بعض اقلیتی لیڈر اس پر اب تک مجسم احتجاج ہیں اور پیپلزپارٹی اور اس کے جمنوا اس احتجاج میں برابر کے شریک ہیں۔ پی ڈی اے کی قائد بے نظیر بھٹو صاحبہ نے اس فیصلے کو' اقلیتوں کو دوسرے درجے کا شہری بنادینے کے مترادف قرار دیا ہے۔ اس غم وغصہ کی بڑی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ شناختی کارڈ میں شہری کے مذہب کی صراحت سے اقلیتوں کے امتیازی سلوک کا نشانہ بنائے جانے کا دروازہ کھل جائے گا' لیکن انتہائی ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ غور کرنے کے باوجود ہم اس موقف کا کوئی جواز تلاش نہیں کرسکے۔

پہلی بات تو یہی ہے کہ کیا ہمارے ہاں کسی کے مذہب کو جاننے کا واحد ذریعہ بس شناختی کارڈ ہی ہے کہ اگر اس پر کسی شہری کا مذہب درج نہ ہو تو یہ پتہ ہی نہ چل سکے کہ وہ کس عقیدے' کس دین یا دھرم سے تعلق رکھتا ہے اور کیا اب تک شناختی کارڈ پر مذہب کا اندراج نہ ہونے کی وجہ سے پاکستان کی شہری و دیہی علاقوں' بستیوں اور گلی کوچوں' دفاتر اور کارخانوں' اسکولوں اور کالجوں اور کھیتوں اور کھلیانوں میں یہ بات صیغہ راز میں رہتی ہے کہ کون مسلمان ہے اور کون ہندو' کون عیسائی ہے اور کون پارسی؟

ظاہر ہے کہ صورت حال ایسی نہیں ہے' مذہب۔ نام' ولدیت اور جائے پیدائش وغیرہ کی طرح کسی بھی شخص کی شناخت کا ایک ایسا اہم جزو ہے' جسے چھپانے کے بجائے بالعموم ہر شخص فخر اور اطمینان کے ساتھ اس کا اظہار کرتا ہے۔ اس لئے وہ اسے پوشیدہ رکھنے کی بھی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ آخر جس مذہب پر وہ ایمان رکھتا ہے' جس کی تبلیغ کرتا ہے' اس کے اظہار میں اسے کوئی ندامت وشرمندگی کیوں محسوس ہو؟ پھر بجائے خود لوگوں کے نام' عبادت کے طریقے' رسوم ورواج' رہن سہن اور زندگی کے دوسرے بہت سے پہلو یہ واضح کردیتے ہیں کہ کس کا مذہب کیا ہے؟ اس لئے یہ خدشہ کہ شناختی کارڈ میں شہری کا مذہب درج کردینے کا نتیجہ اقلیتوں کے امتیازی سلوک کا نشانہ بنائے جانے کی صورت میں نکلے گا سراسر بے بنیاد ہے۔ اگر پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ کوئی بدسلوکی روا رکھی جانی ہوتی' تو اس کے لئے ان کی شناخت کوئی مسئلہ نہیں تھی' لیکن نہ صرف پاکستان کے ۴۵ سال بلکہ مسلمانوں کی ڈیڑھ ہزار سالہ تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے اپنی ریاستوں میں اقلیتوں کے ساتھ ہر طرح کے تعصب سے پاک' بہترین برتاؤ کی شاندار مثالیں قائم کی ہیں۔ ان کے حقوق کا پورا پورا تحفظ کیا ہے۔ انہیں اپنی اہلیت کے مطابق آگے بڑھنے' ترقی کرنے اور بلند مناصب تک پہنچنے کے تمام مواقع فراہم کئے ہیں۔

مسلمانوں کا یہ مزاج اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تعلیمات کے نتیجے میں بنا ہے' جن میں بتایا گیا ہے کہ پوری انسانیت ایک برادری ہے۔ سارے انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں' جنہیں اللہ نے مٹی سے بنایا تھا۔ لہٰذا شرف انسانیت کے لحاظ سے سارے انسان برابر ہیں۔ نہ کوئی پیدائشی ذلیل ہے' نہ کوئی پیدائشی عزت دار۔ نسل اور نسب کا غرور سراسر بے بنیاد ہے۔ نہ کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت حاصل ہے' نہ کسی کالے کو کسی گورے پر۔ اسی طرح نہ کوئی عربی کسی عجمی سے برتر ہے' نہ کوئی عجمی کسی عربی سے۔ انسان کی عزت وذلت کا انحصار صرف اور صرف اس کے کردار وعمل پر ہے۔

ان ہی تعلیمات کا اثر ہے کہ مسلمان آج تک اقلیتوں کے حقوق کے معاملے میں نہایت حساس ہیں' حتیٰ کہ وہ غیر مسلم دنیا میں دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کی جانب سے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کے رد عمل میں بھی کبھی یہ نہیں سوچتے کہ اس کا بدلہ ان کے ان ہم مذہبوں سے لیا جائے' جو مسلم ممالک میں آباد ہیں' کیونکہ ایسا کوئی اقدام ان کے نزدیک بدترین گناہ اور اللہ کو ناراض کرنے والا عمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ۴۵ سال کے دوران بھارت میں ہزاروں مسلم کش فسادات کے رد عمل میں پاکستان میں ایک بار بھی ہندوؤں کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہیں ہوئی۔ اسی طرح بوسنیا کے بے بس مسلمانوں پر آج سربیا کے متعصب عیسائی حکمراں ظلم وستم کے جو پہاڑ توڑ رہے ہیں' ان کے جواب میں پوری دنیا میں مسلمانوں کے ہاتھوں کسی عیسائی کو ایک سوئی چبھونے کا واقعہ بھی رونما نہیں ہوا ہے۔ مسلمانوں اور پاکستان کی تاریخ کے اس پورے تناظر میں یہ اندیشہ کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ اقلیتوں کے خلاف امتیازی سلوک کا سبب بنے گا' جتنا غیر حقیقی ہے' وہ پوری طرح واضح ہے۔

اس فیصلے کے خلاف ایک دلیل یہ بھی دی جارہی ہے کہ اس طرح قوم تقسیم ہوکر رہ جائے گی اور یہ فیصلہ دراصل قوم کو تقسیم کرنے کی سازش ہے۔ ہمارے خیال میں یہ استدلال پہلے سے بھی زیادہ کمزور ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اب تک پاکستان کے سارے لوگوں کا مذہبی عقیدہ ایک تھا اور اب شناختی کارڈ کے ذریعے اس میں اختلاف اور افتراق پیدا کیا جارہا ہے؟ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ مذاہب کی یہ تقسیم پہلے سے موجود اور معلوم ومعروف ہے۔ ہر جگہ اس کا اظہار عام ہے اور یہ کوئی ایسی نرالی بات نہیں' جو صرف پاکستان میں رائج ہو۔ اس کا چلن ساری دنیا میں ہے' شناختی دستاویزات میں دنیا بھر میں عموماً" مذہب اور قومیت وغیرہ کے کالم موجود ہوتے ہیں۔ برطانوی دور میں برصغیر میں جو مردم شماریاں ہوتی رہیں' ان میں مذہب ہی نہیں ذات اور دوسری تفصیلات تک معلوم کی جاتی تھیں اور آج خود اس ملک میں ملازمت کی درخواستوں' تعلیمی اداروں کے داخلہ اور امتحانی فارموں' پاسپورٹ کی دستاویزات اور بے شمار دوسری ضروریات کی تکمیل میں جب بلا کسی تشویش اور اندیشے کے مذہب ظاہر کیا جاتا ہے' تو محض شناختی کارڈ پر ایک ایسی بات کا ذکر ہوجانے سے جو واقعتاً" پوری مضبوطی اور استحکام کے ساتھ موجود ہے' قوم کس طرح سے انتشار کا شکار ہوجائے گی؟۔ سیدھی سی بات ہے کہ اس ملک کے تمام لوگ جس طرح اب تک ہندو' عیسائی' پارسی اور مسلمان ہونے کے باوجود ایک پاکستانی قوم کے افراد ہیں' اسی طرح شناختی کارڈ پر مذہب کی صراحت کے بعد بھی رہیں گے' کیونکہ اس فیصلے سے حقیقی صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔

یہی معاملہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے اس الزام کا بھی ہے کہ اس فیصلے کے ذریعے اقلیتوں کو دوسرے درجہ کا شہری بنادیا گیا ہے۔ یہ بات اس صورت میں تو درست ہوسکتی تھی' جب اس فیصلے کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کو کچھ ایسے حقوق

رُوئے زمین پر
انسان کا استقبال
انسان نے سب سے پہلا قدم جب رُوئے زمین پر رکھا تو درختوں نے لہلہا کر، نباتات نے جھوم کر اور برگ و گل نے مسکرا کر انسان کا پُرجوش استقبال کیا۔
انسان نے چین محسوس کیا، وہ آغوشِ فطرت میں آچکا تھا۔ درخت اس کی غذا کا سامان بنے اور نباتات اور گل و برگ اس کے درد کا درماں بنے۔ قدرتِ فیاض نے رُوئے زمین کے چپے چپے پر نباتات پیدا کر دیئے ہیں اور انسان کی غذا اور دوا کا اہتمام کر دیا ہے۔
سائنس کی عظمتوں اور ٹیکنالوجی کی رفعتوں نے بھی آخرکار انسانِ ارض کو آغوشِ فطرت میں جانے کے لیے آج بے چین کر دیا ہے۔
ہاں، انسان کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ حتی الامکان دائرۂ فطرت سے باہر نہ جائے اور نباتات سے اپنے علاج معالجے کا سامان کرے۔ ہمدرد نباتات کے عالمی میدان میں گزشتہ کم از کم پچاس سال سے مصروف ہے اور دنیا کے ہر انسان کو ہمدرد نے دعوت دی ہے کہ وہ آغوشِ نباتات میں آئے۔ آج دنیا نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے۔
ہمدرد فطری علاج کا حامی ہے۔ آج کی دنیا فطری علاج کی خواہاں ہے۔
ہمدرد کی نباتی پیش رفتوں میں ایک نہایت موثر پیش رفت
ہمدرد
جوشینا
مدینۃ الحکمۃ
تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ
آپ ہمدرد دوست ہیں۔ اعتماد کے ساتھ مصنوعات ہمدرد خریدتے ہیں۔ جائز منافع بین الاقوامی شہرِ علم و حکمت کی تعمیر میں لگ رہا ہے۔ اس کی تعمیر میں آپ بھی شریک ہیں۔
Hamdard BALM
نزلہ، زکام۔ جوشینا سے آرام
ہمدرد
Adarts-JOS-1/92

و مراعات سے جو انھیں اب تک حاصل تھے، محروم کر دیئے جانے کا اعلان کیا گیا ہوتا، لیکن چونکہ نہ ایسا کیا گیا ہے اور نہ ایسا کئے جانے کا دور دور تک کوئی امکان ہے، اس لئے بے نظیر صاحبہ کے اس الزام کی حیثیت ایک بے دلیل دعوے اور غیر ذمہ دارانہ بیان بازی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اب ہم اس معاملے کے دوسرے پہلو کو زیر بحث لاتے ہوئے یہ دیکھتے ہیں کہ آخر اس مطالبے کی ضرورت کیوں پیش آئی اور اس کے حق میں وہ کون سی بنیادی دلیل تھی جس کی بناء پر بالآخر اسے تسلیم کر لیا گیا۔

اس مطالبے کے حق میں سب سے بڑی دلیل یہ تھی کہ چونکہ پاکستان میں جداگانہ طریق انتخاب رائج ہے یعنی اقلیتیں اپنے نمائندوں کا انتخاب الگ کرتی ہیں جن کے لئے اسمبلیوں میں علیحدہ نشستیں مخصوص ہوتی ہیں اور انتخابی عمل میں ووٹر کی شناخت کا لازمی ذریعہ شناختی کارڈ ہے اس لئے اس میں مذہب کے خانے کا اضافہ ضروری ہے، تاکہ رائے دہی کے عمل کے دوران کسی دشواری کے بغیر ووٹر کے مذہب کا پتہ چل سکے۔ مزید یہ کہ انتخابی فہرستوں میں غیر مسلم ووٹروں کے بحیثیت مسلمان ووٹر اندراج یا اس کے برعکس صورت حال کے رونما ہونے کے امکانات کا سد باب ہو سکے۔ کیونکہ گزشتہ انتخابات میں ایسی بہت سی مثالیں سامنے آچکی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس دلیل کی معقولیت اتنی واضح ہے کہ اس پر مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مخالفین کے پاس بھی اس دلیل کا کوئی جواب نہیں تھا، یہی وجہ ہے کہ حکومت نے بالآخر اس مطالبے کو مان لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا یہ فیصلہ یقیناً "درست سمت میں درست قدم ہے اور اس سے انتخابی عمل کو زیادہ دیانتدارانہ بنانے میں لازماً" مدد ملے گی۔

اس مسئلے کے تمام پہلوؤں کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے تو یہ بات انتہائی قرین قیاس نظر آتی ہے کہ بظاہر جن اندیشوں کی بنیاد پر شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کی مخالفت کی جا رہی ہے، حقیقتاً" اس رویئے کا سبب یہ اندیشے نہیں بلکہ کچھ اور عوامل ہیں اور یہ عوامل بھی کچھ ایسے ڈھکے چھپے نہیں۔ پی ڈی اے نے ۳۰ر اکتوبر کو اپنے اعلان اسلام آباد میں ان پر سے پردہ اٹھا دیا ہے۔ دوسری باتوں کے علاوہ اس اعلان میں جداگانہ طریق انتخاب کو ختم کر کے مخلوط طریق انتخاب رائج کرنے کے عزم کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ اس پس منظر میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کی مخالفت کا اصل سبب مخلوط طریق انتخاب کے لئے راہ ہموار کرتا نظر آتا ہے اور طریق انتخاب کی تبدیلی کی آڑ میں پاکستان کے اسلامی نظریاتی ریاست کے کردار کو سیکولر اسٹیٹ سے بدل دینے کا جو ارادہ کار فرما ہے، عام سیاسی شعور اور بصیرت رکھنے والا ہر شخص بآسانی اس تک پہنچ سکتا ہے۔

یہ امر واقعہ ہے اور اسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا کہ پاکستان حاصل ہی جداگانہ طریق انتخاب کا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں قائد اعظم نے مسلمانوں کی ساری لڑائی لڑی ہی اس بنیاد پر تھی کہ وہ اپنی عقیدے، نظریہ حیات اور نظام زندگی کے حوالے سے برصغیر کے غیر مسلموں سے الگ ایک مستقل قوم ہیں اور انھیں اپنے ایمان اور فلسفہ حیات کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے ایک الگ مملکت درکار ہے۔ اسی کے نتیجے میں ہندوستان میں جداگانہ بنیادوں پر انتخابات ہوئے اور مسلم لیگ نے مسلمانوں کے لئے مخصوص تمام نشستیں جیت لیں اور اسی شعور نے بالآخر مسلمانان برصغیر کو حصول پاکستان کی منزل تک پہنچایا۔ اس کے برعکس متحدہ قومیت اور ہندوستان کو لادین جمہوری ریاست بنانے کا موقف رکھنے والے فطری طور پر مخلوط طریق انتخاب کے علمبردار تھے۔ لہٰذا اب جداگانہ کے بجائے مخلوط طریق انتخاب رائج کرنے کی بات کا مطلب قیام پاکستان کی اس بنیاد ہی کو غلط ٹھہراتا ہے کہ مسلمان اپنے عقیدے کی بنیاد پر ایک الگ اور مستقل قوم ہیں۔ یہ عملاً" کانگریس اور گاندھی جی کے متحدہ قومیت والے فلسفے کی حمایت ہے، جبکہ یہ فلسفہ ایک سیکولر اسٹیٹ ہی میں چل سکتا ہے، کسی دینی و نظریاتی ریاست میں تو بہرحال ان لوگوں کی نمائندگی کا علیحدہ انتظام ضروری ہے جو ریاست کے عقیدے، نظریئے اور دین سے وابستہ نہ ہوں۔

پھر جہاں تک اسمبلیوں میں اقلیتوں کی حقیقی نمائندگی کا تعلق ہے تو مخلوط طریق انتخاب میں تو اس کا سرے سے کوئی امکان ہی نہیں کہ ان کا کوئی فرد پارلیمنٹ میں پہنچ سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان میں غیر مسلم آبادی کا تناسب اتنا کم ہے اور وہ ملک بھر میں اس طرح پھیلی ہوئی ہے کہ ملک کے کسی بھی انتخابی حلقے میں مسلمان امیدواروں کے مقابلے میں کسی غیر مسلم کا منتخب ہونا اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک مسلمان ووٹروں کی بھی بڑی تعداد اس غیر مسلم امیدوار کو ووٹ نہ دے، لیکن یہ اس وجہ سے محال ہے کہ مسلمان ووٹر اپنے ایمان اور عقیدے کے مطابق بالعموم اس شخص کو ووٹ دیتا ہے جو اللہ اور رسولؐ سے وفاداری اور قرآن و سنت کے قوانین کے نفاذ کے قیام کا وعدہ کرے اور ظاہر ہے کہ کوئی غیر مسلم اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے ایسا نہیں کر سکتا۔ اس کے برعکس جداگانہ طریق انتخاب میں غیر اقلیتوں کو اسمبلیوں میں اپنے لئے مخصوص نشستوں پر اپنے نمائندے آپ منتخب کرنے کی ازادی حاصل ہوتی ہے اور اس طرح انہیں منتخب اداروں میں اپنی نمائندگی کی یقینی ضمانت مل جاتی ہے۔

اس لئے ہم نہیں سمجھتے کہ جو سیاستدان جداگانہ طریق انتخاب کے بجائے مخلوط طریق انتخاب رائج کرنے کے ارادے ظاہر کر رہے ہیں، ان کا یہ عمل اقلیتوں کے حق میں کوئی کار خیر ہے کیونکہ ایسا ہوگا تو اقلیتیں منتخب اداروں میں اپنی اس راست نمائندگی سے محروم ہو جائیں گی جو مروجہ نظام انتخابات میں انہیں حاصل ہے، جہاں تک اس خیال کا تعلق ہے کہ مخلوط طریق انتخاب میں اقلیتوں کی بارگیننگ پوزیشن مضبوط ہو جائے گی اور وہ مسلمان امیدواروں کو اپنی حمایت مہیا کرنے کے لئے اپنی شرائط منوا کر اپنے لئے زیادہ مفادات حاصل کر سکیں گی تو یہ بھی بس ایک مفروضہ ہی ہے۔ اقلیتی آبادی شاید بہت کم ہی حلقوں میں ایسی موثر حیثیت کی حامل ہو سکے گی، جبکہ موجودہ جداگانہ طریق انتخاب میں اسے منتخب اداروں تک اپنی آواز پہنچانے کی یقینی ضمانت حاصل ہے۔

اپنے ان تمام اہل وطن سے جو اقلیتی آبادی سے تعلق رکھتے ہیں ہماری گزارش ہے کہ وہ درج بالا معروضات پر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کریں، ہمیں امید ہے کہ وہ بھی اسی نتیجے پر پہنچیں گے کہ جداگانہ انتخابات ان کے مفادات کے تحفظ کا یقینی ذریعہ ہیں اور شناختی کارڈ پر مذہب کا اندراج ان کے لئے کسی بھی طرح نقصان دہ بلکہ اس طرح انتخابی عمل کے دھاندلی کے امکانات سے پاک ہو جانے کے سبب انہیں ان کے حقوق کی بہتر ضمانت فراہم ہو سکے گی۔

(بشکریہ تکبیر ۱۲ نومبر ۱۹۹۳ء)

ہفت روزہ زندگی لاہور

شناختی کارڈ اور مذہب

پاکستان کے بعد نام نہاد دانشوروں کو آج کل ایک اور شوشہ ہاتھ آگیا ہے۔ شناختی کارڈ میں مذہبی خانے کے اضافے کے فیصلے پر لے دے کی جا رہی ہے، اور وہ وہ نکتے پیدا کئے جا رہے ہیں کہ اللہ دے اور بندہ لے۔ اسے اقلیتوں کے خلاف سازش قرار دے ڈالا گیا ہے۔ کئی حضرات دیکھا دیکھی اس جھگڑے میں شریک ہو گئے ہیں.... ان میں ایک امجد اسلام امجد بھی ہیں۔ وہ ایک مثبت انداز میں سوچنے والے قلم کار ہیں۔ اسلام ماشاء اللہ ان کے نام کا حصہ ہے۔ ان کی شہرت ایک راسخ العقیدہ مسلمان کی ہے، لیکن انہوں نے روزنامہ "خبریں" میں اپنے کالم میں جو کچھ لکھا ہے، اسے پڑھ کر یقین نہیں آرہا کہ یہ انہی کے قلم سے ہے، یا کسی اور نے لکھ کر ان کے نام سے چھپوا دیا ہے.... یا کتابت کی غلطی سے ان کا نام اس پر چھپ گیا ہے۔ جناب امجد لکھتے ہیں:

"آج یہ حال ہے کہ اسلام کی حفاظت کے نام پر دنیا بھر کی رجعت پسندی اور انسان دشمنی ہمیں گھول گھول کر پلائی جا رہی ہے۔ اتنے خوب صورت کشادہ اور آسانیاں پیدا کرنے والے مذہب کو بند کھڑکیوں والا گھٹن اور حبس سے گھرا ہوا کمرہ بنایا جا رہا ہے، جہاں چند لمبے سانس لینا مشکل ہو رہا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یوں تو بہت لمبی ہے لیکن اس وقت ہمارا روئے سخن شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کی طرف ہے یگانہ کا ایک شعر ہے۔

سب ترے سوا کافر، آخر اس کا مطلب کیا
سر پھرا دے انساں کا ایسا خبط مذہب کیا؟

اسلام کی محافظت کے جو دعویدار پاکستان کی شہریت کو

مذہب سے مشروط کرنے کا شور مچا رہے ہیں' ہمیں یقین ہے کہ ان میں سے اکثر اپنی بات کے مضمرات سے آگاہ نہیں ہیں۔ جو لوگ لاعلمی میں ایسا کر رہے ہیں وہ تو قابل معافی ہو سکتے ہیں مگر تعصب' تنگ نظری اور مفاد پرستی کی بنیاد پر ایسی حرکت کرنے والوں کو روکنا اور ان کے عزائم کے متوقع تباہ کن نتائج سے عوام کو آگاہ کرنا ہر اہل فکر و نظر کا فرض ہے۔

یہ امت روایات میں کھو گئی
عجم کی خرافات میں کھو گئی

اے اہل فکر و نظر صاحب' جو کچھ آپ نے لکھا ہے اسے دوبارہ پڑھئے' اور بتایئے کہ ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ اور کسے کہتے ہیں؟.... کس شخص نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ غیر مسلموں کو شہریت کے حق سے محروم کر دیا جائے؟ کس نے یہ کہا ہے کہ انہیں شناختی کارڈ جاری نہ کیا جائے۔ اللہ کے بندے' کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کا یہ مطلب کہاں سے نکل آیا کہ غیر مسلموں کے حقوق سلب کر لئے گئے۔ جناب من! مذہب شرمانے کی نہیں' فخر کرنے کی چیز ہے' اس کے لئے لوگ جان لڑا دیتے ہیں۔ برصغیر کے مسلمانوں نے مذہب نہیں چھوڑا' ہندوستان چھوڑ دیا۔ وہ اپنے آزاد وطن میں کسی غیر مسلم سے یہ مطالبہ نہیں کر رہے کہ تم مسلمان کہلاؤ' یا اپنے مذہب سے دستبردار ہو جاؤ.... وہ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ تم اپنے مذہب' اپنے تشخص اور اپنی شناخت کی حفاظت کرو.... اسے تعصب اور تنگ نظری کیسے ٹھہرایا جائے؟ عیسائیوں کو عیسائی' پارسیوں کو پارسی اور ہندوؤں کو ہندو کہنا یا لکھنا اگر ظلم ہے تو پھر ڈکشنری میں ظلم کی تعریف اور ظلم کے معانی بدلنا پڑیں گے.... غیر مسلموں کے مسلمان وکیلوں کو خدا معلوم کس نے ادا کی ہے کہ بے چارے ان کو ان کے ... سے محروم کرنے کا نام روشن خیالی رکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان "اہل فکر و نظر" کو فکر اور نظر کے ... تقاضے ہی عطا کر دے تو انہیں اپنے خیالات پڑھ کر ... شرم آ جائے گی۔

(زندگی لاہور ۔ ۷ تا ۱۳ نومبر ۱۹۹۲ء)

قارئین کا گوشہ

شناختی کارڈ

قادیانیوں کے خلاف آپ کا جہاد قابل فخر ہے اللہ تعالیٰ اسے آپ کے لئے اس دنیا اور اس دنیا دونوں میں باعث اجر و ثواب بنائیں آمین۔ غیر مسلم کافر اس بات پر بہت شور مچا رہے ہیں کہ مذہب کا خانہ (شناختی کارڈ میں) ختم کیا جائے۔ اس پر علماء حضرات اور دینی رسالے یہ رد عمل یا حکمت عملی اپنائیں کہ کیا غیر مسلم یعنی عیسائی' قادیانی' ہندو وغیرہ اپنے مذہب سے شرمسار ہیں' یا شرمندہ ہیں کہ اس کا اعلان نہیں کرنا چاہتے۔ کیا ان کو اپنے مذہب پر یقین اور ایمان نہیں ہے کہ چھپانا چاہتے ہیں۔ کیا وہ منافق یا جاسوس ہیں کہ اپنے دین کی شناخت کو ظاہر نہیں کرنا چاہتے وغیرہ وغیرہ۔

بہت بہت دعاؤں کے ساتھ
سید سجاد احمد

پی ٹی وی ۲ کی لاعلمی

ٹیکسلا (نامہ نگار) وزارت مذہبی امور کی واضح ہدایت کے باوجود کہ لفظ محمدؐ کے درست انگریزی ہجے <MUHAMMAD> لکھے جائیں مگر 11 دسمبر کو پی ٹی وی ۲ نے اپنی نشریات میں وزیر اعظم محمد نواز شریف کے قوم سے خطاب سے پہلے متعدد بار ان کے نام کیساتھ لفظ (محمد) کے غلط ہجے <MOHAMMAD> لکھے۔

روزنامہ پاکستان کی غلطی

روزنامہ پاکستان لاہور مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۹۲ء میں چھپنے والی ایک خبر آپ کو ارسال کر رہا ہوں جس میں P.T.V کی لاعلمی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے مگر خبر میں بذات خود غلطی ہے ... کو میں نے دائرہ میں دکھایا ہے۔ یعنی نبی کریمؐ کے نام مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کی زحمت نہیں کی گئی۔ روزنامہ پاکستان اکثر قادیانیوں کی وکالت کی وجہ سے مشکوک ہے۔

خیر اندیش قمر آصف اسٹیٹ بینک لاہور

مسئلہ پرل کانٹی نینٹل کا

آپ کے پرچے کا شمارہ نمبر ۲۵ اور ۲۷ میں ہوٹل پرل کانٹی نینٹل کراچی کی انتظامیہ کے اسلام دشمن رویہ سے متعلق پڑھ کر بے حد افسوس ہوا ہوٹل کے مالک صدر الدین ہاشوانی کا آغا خانی ہونا ہی کافی بڑا ثبوت ہے۔ اس فرد سے اسلام دوستی کا تصور کرنا ناممکن ہے کیونکہ آغا خانیوں کے ہاں مسلمانوں سے نفرت کرنا باعث ثواب ہے اور مسلمانوں کی عبادت کے طریقوں کی مذمت کرنا اور ان سے نفرت کرنا بڑا نیک کام تصور کیا جاتا ہے۔ آپ نے اپنے پرچے میں جس انداز سے آغا خانیوں' یہودی' قادیانی انتظامیہ کا اشتعال انگیز پروگرام پیش کیا ہے اس پر آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

ہوٹل پرل کانٹی نینٹل میں کئی قادیانی ہیں جن کا چھوٹا گروپ طاہر مسعود قادیانی لاہوری گروپ ہے اور بڑا سرغنہ مسٹر لودھی.... فقط والسلام

خیر اندیش مختار احمد کراچی

پرچہ کمپیوٹرائز ہونے پر ہدیہ تبریک

آپ کا رسالہ ہمیشہ مطالعہ میں رہتا ہے۔ الحمد للہ استفادہ کا موقع مل جاتا ہے۔ اور اس مرتبہ تو اس کو نئے لباس میں ملبوس دیکھ کر دل بے ساختہ بارگاہ ایزدی میں دعا گو رہا کہ اے اللہ اس رسالہ کو جو نشانی اسلاف ہے اور اس میں اپنا قیمتی وقت لگانے والوں کو شرف مقبولیت سے نوازے اور ہمیں بھی ان کی رفاقت نصیب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس کار خیر کا اجر جمیل عطا فرمائیں۔ والسلام

آپ کا مخلص
ولی خان المظفر
معاون مدیر الفاروق عربی کراچی

پرچہ کمپیوٹرائز ہونے پر مبارکباد

الحمد للہ رسالہ "ختم نبوت" ہر ہفتہ باقاعدگی سے بندہ کو ارسال ہو رہا ہے جس سے نہ صرف بندہ بلکہ پوری کائنات کے مسلمانوں کو دینی فائدہ و فیض پہنچ رہا ہے اس بار رسالہ کو نئے انداز پر کمپیوٹرائز اور خوبصورت ٹائٹل میں دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ ختم نبوت کے تمام عملہ کی اس کاوش کو قبول فرمائیں اور مزید ترقی عطا فرمائیں.... والسلام۔

آپکا بھائی
عطاء اللہ عارف
آدم جی نگر۔ مدینہ مسجد۔ کراچی۔

ختم نبوت پسندیدہ پرچہ

سلام مسنون...... ختم نبوت میرا پسندیدہ رسالہ ہے جو کہ قادیانیت کے لئے سیسہ پلائی دیوار ہے۔ یہ سب کچھ آپ کی دن رات کی جدوجہد اور مسلمان عالم کی اور بزرگان دین کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

محمد طاہر۔ عارف والا

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

آپ کے مسائل

ترتیب مولانا منظور احمد الحسینی

س (۱) ایک شخص گوجرانوالہ میں پیدا ہوا۔ اس کے والدین اب بھی گوجرانوالہ رہائش پذیر ہیں، وہ شخص راولپنڈی میں ملازم ہے۔ سرکاری رہائش کے لئے اسے مکان کرائے پر لے کر محکمے نے دیا ہوا ہے وہ اپنے بچوں اور بیوی کے ہمراہ چھ سال سے راولپنڈی میں رہ رہا ہے جہیز کا سامان بھی ساتھ لے آیا ہے۔ کبھی مہینے یا ڈیڑھ دو مہینے کے بعد والدین سے ملاقات کے لئے گوجرانوالہ جاتا ہے۔ وہ چار دن یا دس دن کے بعد واپس آجاتا ہے تو اس دوران گوجرانوالہ میں وہ نماز قصر کرکے پڑھے گا یا پوری۔

ج (۱) اگر اس شخص نے ہمیشہ کے لئے وہاں ترک سکونت کا ارادہ کرلیا ہے تو وہاں مسافر ہوگا۔ اور قصر کرے گا، اور اگر اب بھی اس کو اپنا گھر ہی سمجھتا ہے تو وہاں پوری نماز پڑھے گا۔

س (۲) ایک شخص قربانی کا بکرا دو ہزار میں خریدنا چاہتا ہے، اس کا کوئی عزیز یا دوست یا گھر کا فرد مثلاً والد جس پر قربانی واجب نہیں ہے کہتا ہے میری طرف سے پانچ سو روپیہ بھی شامل کرلیں اور ڈھائی ہزار کا کوئی زیادہ موٹا تازہ بکرا خرید کر قربانی کردیں۔ تاکہ میں بھی ثواب میں شریک ہوجاؤں، ایسا کرنا ٹھیک ہے؟

نیز اگر گائے کی قربانی میں ۷ حصہ دار ہوں اور ایک کے حصہ میں پانچ سو روپے آئیں تو کیا اس شخص کو بکرا کی بجائے گائے میں ایک قربانی کا پورا حصہ ڈالنا زیادہ بہتر ہے؟ جبکہ وہ خود گائے کا گوشت کھانا زیادہ پسند نہیں کرتا اور وہ پورے کا پورا قربانی کا گائے کے گوشت کا حصہ مستحقین میں بانٹ دے گا۔ یا دونوں طرح کرنے کا اختیار ہے کہ بکرے میں شامل ہوجائے یا گائے میں پورا حصہ ڈال لے۔

ج (۲) جس پر قربانی واجب ہے قربانی اس کی طرف سے ہوگی دوسرے شخص کو نیکی کے کام میں اعانت کا ثواب ملے گا۔

گائے میں حصہ لینا زیادہ بہتر ہوگا۔ جس نے اعانت کی ہے اس کی طرف سے نفلی قربانی کی نیت کرلی جائے۔

س (۳) ایک عورت کا آپریشن کرکے ڈاکٹروں نے بڑی آنت آخر سے کاٹ دی اور اسے پیٹ میں ناف کے پاس سوراخ کرکے وہاں لگادیا ہے آخر میں پلاسٹک کا ایک لفافہ اچھی طرح باندھ دیا جاتا ہے جس میں رفع حاجت ہوتی رہتی ہے۔ رفع حاجت پر اس مریضہ کا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ تھوڑے تھوڑے وقفے سے خود بخود مواد اس لفافہ میں جمع ہوتا رہتا ہے، دن میں دو تین دفعہ لفافہ تبدیل کردیا جاتا ہے۔ وضو قائم نہیں رہ سکتا تو اس عذر کی وجہ سے ایک وضو کتنی دیر تک کار آمد رہے گا اور نماز پڑھ سکے گی؟

ج (۳) یہ معذور ہے ہر نماز کے لئے ایک مرتبہ وضو کرلیا کرے جب تک وقت باقی ہے وضو قائم رہے گا۔ اور جتنی چاہے نمازیں پڑھے، تلاوت کرے اس کو اجازت ہوگی۔ جب نماز کا وقت نکل جائے تو اس کا وضو ختم ہوجائے گا پھر وضو کرے۔

س (۴) کیا قرض حسنہ سونے کی قیمت کی نسبت سے لیا اور دیا جاسکتا ہے؟ مثلاً ایک شخص ۳۶۰۰ روپے جو آجکل ایک تولہ سونا کی قیمت ہے کسی کو قرض دیتا ہے اور کہتا ہے دو سال بعد جب تم مجھے رقم واپس کرو تو اس وقت ایک تولہ سونا کی جو قیمت ہوگی وہ واپس کرنا ہوگی خواہ وہ ۳۶۰۰ سے کم ہو یا زیادہ۔ کیا اس طرح کرنا جائز ہے؟

ج (۴) سونا خرید کردیدے اور جب واپس لینا ہو سونا لے لے۔

س (۵) مسجد میں نمازیوں کے سامنے دیوار میں گیس ہیٹر جل رہا ہو تو نماز مکروہ تو نہیں ہوتی کیونکہ ہیٹر میں آگ جل رہی ہوتی ہے۔

ج (۵) نہیں۔

س (۶) ایک آدمی چارپائی پر لیٹا ہو تو جس دیوار کی طرف اس کے پاؤں ہوں اگر اس دیوار پر کوئی قرآنی آیت یا کلمہ طیبہ کا قطعہ خوبصورتی کے لئے آویزاں کرنا ہو تو پاؤں سے یا چارپائی سے کم از کم کتنی بلندی پر آویزاں کرنا چاہئے تاکہ گناہ نہ ہو۔

ج (۶) اس میں عرف کا اعتبار ہے عموماً "قد آدم اونچا ہو تو بے ادبی نہیں سمجھی جاتی۔

س (۷) اگر کوئی بدمعاش کسی عورت کی عصمت دری کی نیت سے اس پر حملہ آور ہو۔ تو کیا وہ اپنی عزت بچانے کے لئے کنویں میں چھلانگ لگا سکتی ہے؟ یا خنجر وغیرہ سے اپنے آپ کو ختم کردے تو کیا یہ بھی خودکشی ہوگی

ج (۷) جو خنجر اپنے اوپر چلائے گی وہ اس موذی پر کیوں نہیں چلادیتی۔ پھر خواہ اس کے ہاتھ سے شہید ہوجائے۔

بقیہ: اخبار ختم نبوت

بروز جمعہ پورے ضلع بھکر میں یوم احتجاج منایا گیا۔ بھکر، منکیرہ، کلور کوٹ، جنڈانوالہ، دلیوالہ، دریا خان، ہجگرائیں شاہ عالم، فیصل، کھاوڑ کلاں کوٹلہ جام شمالی" سیال، رضائی شاہ، بھینہ، ملانوالی، بہل، یوسف شاہ، جہان خان، چک نمبر ۵۲، حیدر آباد، سرائے مہاجر، چک نمبر ۳۶ اور دوسرے اہم مقامات پر جامع مساجد میں علمائے کرام نے شناختی کارڈ کے مسئلے پر روشنی ڈالی۔ مرزائیوں کی شاطرانہ چالوں اور اسلام دشمنی سے عوام کو آگاہ کیا اور ہر جگہ مندرجہ ذیل مضمون کی قراردادیں پاس ہوئیں۔ حکومت نے واضح طور پر شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ بڑھانے کا فیصلہ اور اعلان کیا تھا اب حکومت اس فیصلے سے منحرف ہورہی ہے اور اقلیتوں کے واویلے کو بہانہ بنا رہی ہے، درحقیقت یہ مرزائیت نوازی اور لادینی ذہنیت کا نتیجہ ہے حکومت کے اس انحراف نے مسلمانوں کو اضطراب میں ڈال دیا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کرکے بلا تاخیر چھاپنا شروع کرے اپنے لئے اور مسلمانوں کے لئے پریشانی پیدا نہ کرے۔ جمعیت علماء اسلام کے پنجاب کے سرپرست مولانا محمد عبداللہ صاحب نے جامع مسجد عمر فاروقؓ میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری حکومت مرزائیوں کی ناجائز حمایت کررہی ہے حکومت نے اگر شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا فیصلہ واپس لیا تو مسلمان اس کو برداشت نہیں کریں گے۔ غیر ملکی مداخلت سے بے نیاز ہوکر حکومت کو اپنے فیصلہ پر عمل کرنا چاہئے اگر حکومت اپنے فیصلہ پر قائم نہ رہی تو مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اور اسلامی جمہوری محاذ جو بھی عملی اقدام کریں گے ہم ان کا بھرپور ساتھ دیں گے۔ (ملک نذیر احمد ایڈووکیٹ جنرل سیکریٹری جمعیت علماء اسلام بھکر)

بقیہ: مفتی عنایت احمد

اللہ صاحب کو مدرس ثانی مقرر کرکے حج روانہ ہوگئے مفتی صاحب ہی امیر الحجاج تھے اس زمانہ میں جہاز ہوا کی مدد سے چلتے تھے۔

جدہ کے قریب جہاز پہاڑ سے **شہادت:** ٹکرا کر ڈوب گیا مفتی صاحب احرام باندھے ہوئے غریق و شہید ہوئے۔ یہ واقعہ ۷ شوال ۱۲۷۹ھ کا ہے۔ ۵۲ برس کی عمر پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی رقم مسلمانوں کو مرتد بنانے میں استعمال ہو ؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

لیکن

اس کے باوجود آپ کی لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے آپ کی رقم سے مسلمانوں کو مرتد بنایا جارہا ہے

وہ کیسے ؟

آپ میں سے بعض لوگ قادیانیوں سے خرید و فروخت کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں سے لین دین کرتے ہیں اور قادیانی کارخانوں کی مصنوعات استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں ؟

اسی خرید و فروخت، لین دین کے ذریعہ قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ اپنے مرکز ربوہ میں جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں اور انکا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھیے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہذا

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کردیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں.

نوٹ کیجیے: قادیانی فرقہ مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے کروڑوں روپیہ ہر سال خرچ کرتا ہے

مرکزی دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان) فون: ۴۰۹۷۸